(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)
ماہنامہ
انصار اللہ
دسمبر 2012ء فتح 1391 ہش

جان و دلم فدائے جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است

اس شمارے میں

شانِ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مذہبی رواداری
حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے متبعین میں کیا پاک تبدیلی پیدا کی
سب دعاؤں سے مقدم دعا
جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا
اپنے بھائی کی عزت و توقیر کرنا

عالمی لیڈروں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطوط کے کیا جواب دیئے؟

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

دعائیں اور درود شریف بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/اکتوبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"جوں جوں جماعت ترقی کی منازل طے کر رہی ہے، حاسدوں کی اور مفسدین کی سرگرمیاں بھی تیز ہوتی چلی جا رہی ہیں اور وہ مختلف طریقوں سے جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ بعض دفعہ چھپ کر حملے کرتے ہیں، بعض دفعہ ظاہری حملے کرتے ہیں، بعض دفعہ ہمدرد بن کر وار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو دشمن کے ہر قسم کے شر سے بچنے کیلئے بہت دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً حدیث نمبر 1537)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔

(تذکرہ، ایڈیشن چہارم، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ، 2004ء۔ صفحہ 363)

اور اس طرح باقی دعائیں بھی۔ ثبات قدم کی دعا:

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

(البقرۃ:251)

یہ ساری دعائیں اور درود شریف بھی ...... بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم دشمن کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اکتوبر 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 نومبر 2012ء)

ماہنامہ **انصار اللہ**

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

فتح 1391 ہش / دسمبر 2012ء / جلد 53 / شمارہ 12

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

❏ ادار یہ	4	❏ شان اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	21
❏ جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا (درس القرآن)	8	❏ عالمی لیڈروں نے حضور انور کے خطوط کے کیا جواب دیئے	25
❏ اپنے بھائی کی عزت و توقیر (درس الحدیث)	9	❏ خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا (نظم)	30
❏ سب دعاؤں سے مقدم دعا (کلام الامام)	10	❏ اپنے ملک میں ہم اقلیتوں سے کیا سلوک کر رہے ہیں	31
❏ ظَہَرَتْ عَلَیْھِمْ بَیِّنَاتُ رَسُوْلِھِمْ (قصیدہ)	11	❏ تعزیت بروفات مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب	33
❏ مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت (نظم)	12	❏ مذہبی رواداری	34
حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے متبعین میں کیا پاک تبدیلی پیدا کی	13	❏ اخبار مجالس	38

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

نائبین: ○ ریاض محمود باجوہ ○ مبشر احمد خالد ○ نوید مبشر شاہد

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل magazine@ansarullahpk.org:ansarullahpakistan@gmail.com

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ و ڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ: 200 روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

اداریہ

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد ع

سیدنا حضرت مصلح موعودنوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

’’یزید کی خلافت پر دوسرے لوگوں کی رضا تو الگ رہی خود اس کا اپنا بیٹا متفق نہ تھا بلکہ اس نے تخت نشین ہوتے ہی بادشاہت سے انکار کر کے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ یہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے مگر میں نہیں جانتا مسلمان مؤرخین نے کیوں اس واقعہ کو زیادہ استعمال نہیں کیا۔ حالانکہ انہیں چاہئے تھا کہ اس واقعہ کو بار بار دُہراتے کیونکہ یہ یزید کے مظالم کا ایک عبرتناک ثبوت ہے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ یزید کے مرنے کے بعد جب اس کا بیٹا تخت نشین ہوا جس کا نام بھی اپنے دادا کے نام پر معاویہ ہی تھا تو لوگوں سے بیعت لینے کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا اور چالیس دن تک باہر نہیں نکلا۔ پھر ایک دن وہ باہر آیا اور منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے تم سے اپنے ہاتھوں پر بیعت لی ہے مگر اس لئے نہیں کہ میں اپنے آپ کو تم سے بیعت لینے کا اہل سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے کہ میں چاہتا تھا کہ تم میں تفرقہ پیدا نہ ہو اور اُس وقت سے لیکر اب تک میں گھر میں یہی سوچتا رہا کہ اگر تم میں کوئی شخص لوگوں سے بیعت لینے کا اہل ہو تو میں یہ امارت اُس کے سپرد کر دوں اور خود بری الذمّہ ہو جاؤں مگر باوجود بہت غور کرنے کے مجھے تم میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آیا اس لئے اے لوگو! یہ اچھی طرح سن لو کہ میں اِس مَنصب کے اہل نہیں ہوں اور میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میرا باپ اور میرا دادا بھی اِس منصب کے اہل نہیں تھے۔ میرا باپ حسینؓ سے درجہ میں بہت کم تھا اور اس کا باپ حسنؓ حسینؓ کے باپ سے کم درجہ رکھتا تھا۔ علیؓ اپنے وقت میں خلافت کا حقدار تھا اور اس کے بعد بہ نسبت میرے دادا اور باپ کے حسنؓ اور حسینؓ خلافت کے زیادہ حقدار تھے اس لئے میں اس امارت سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ ❶

اب یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے کہ جس کی چاہو بیعت کر لو۔ اس کی ماں اُس وقت پردہ کے پیچھے اُس کی تقریر سن رہی تھی جب اُس نے اپنے بیٹے کے یہ الفاظ سنے تو بڑے غصہ سے کہنے لگی کہ کمبخت! تو نے اپنے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے اور اس کی تمام عزت خاک میں ملا دی ہے۔ وہ کہنے لگا جو سچی بات تھی وہ میں نے کہہ دی ہے اب آپ کی جو مرضی ہو مجھے کہیں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا اور تھوڑے ہی دن گزرنے کے بعد وفات پا گیا۔ یہ کتنی زبردست شہادت اس بات کی ہے کہ یزید کی خلافت پر دوسرے لوگوں کی رضا تو الگ رہی خود اس کا اپنا بیٹا بھی متفق نہ تھا۔ یہ نہیں کہ بیٹے نے کسی لالچ کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔ یہ بھی نہیں کہ اس نے کسی مخالفت کے ڈر سے ایسا کیا ہو بلکہ اس نے اپنے دل میں سنجیدگی کے ساتھ غور اور فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ میرے دادا سے علیؓ کا حق زیادہ تھا اور میرے باپ سے حسنؓ حسینؓ کا۔ اور میں اس بوجھ کو اُٹھانے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ پس معاویہؓ کا یزید کو مقرر کرنا کوئی انتخاب نہیں کہلا سکتا۔‘‘ ❷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ مہینہ یعنی محرّم کا مہینہ جس...... سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں آج سے چودہ سو سال پہلے دس تاریخ کو ظالموں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیارے کو شہید کیا تھا جس کی داستان سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ان ظالموں کو یہ خیال نہ آیا کہ کس ہستی پر ہم تلوار اٹھانے جارہے ہیں۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا جب ایمان مفقود ہو جائے تو پھر سب جذبات اور احساسات مٹ جاتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہی ختم ہو جاتا ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ کا خوف ختم ہو جائے تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کس بندے کا خدا تعالیٰ کی نظر میں یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کیا مقام ہے؟ حضرت امام حسین کی شہادت کس طرح ہوئی اور اس کے بعد آپ کی نعشِ مبارک سے کیا سلوک کیا گیا؟ یہ واقعہ سُن کر انسان اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے کہ شاید ظاہر میں تو وہ لوگ کلمہ پڑھتے ہوں لیکن حقیقت میں انہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانی قدروں کو قائم فرمانے آئے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں کے بھی کچھ اصول و ضوابط بتائے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم میں دشمنوں کے لئے انصاف اور حدّ اعتدال میں رہنے کی تلقین فرمائی۔اور دشمن بھی ایسے دشمن جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے درپے تھے۔ان سے بھی جنگ کی صورت میں ان کے قتل ہو جانے پر عربوں کے رواج کے مطابق جو مُثلہ اور لاشوں کی بے حرمتی کا رواج تھا، اس سے منع فرمایا۔ ❸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ان تمام بدعادات اور روایات کو ختم کرنے آئے تھے جن سے انسانی قدریں پامال ہوتی ہیں۔آپؐ نے تو کفار سے بھی عفو اور نرمی کا سلوک فرمایا۔لیکن اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول کے پیارے نواسے جس کے لئے آپؐ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تُو بھی اس سے محبت کرنا۔پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو میرے ان نواسوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے جنت میں جائے گا اور اسی طرح ناپسندیدگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے گا۔ ❹

جن کو کسی سے صحیح عشق اور محبت ہو، وہ اس کے پیاروں کو بھی پیارا رکھتے ہیں۔یہ نہیں کہ ایک طرف تو عشق کا دعویٰ ہو اور جو اُس معشوق کے محبوب، اُن کی اولادیں ہوں، اُن سے نفرت ہو۔یا کسی سے عشق کا دعویٰ کر کے اُس کی زندگی میں تو اس کے پیاروں کو پیارا رکھا جائے لیکن آنکھیں بند ہوتے ہی پیاروں سے پیار کے دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں، سب کچھ ختم ہو جائے۔ یہ دنیاداروں کا طریق تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں کا نہیں۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت کے زمانے میں کہیں جارہے تھے تو راستے میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے کو بچوں میں کھیلتے دیکھ کر کندھے پر بٹھالیا اور پیار فرماتے ہوئے فرمایا:

میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بہت پیارا تھا۔اس لئے مَیں اس کو پیار کر رہا ہوں۔ ❺

تو یہ ہیں وفاؤں اور پیار کے قرینے اور سلیقے۔لیکن کربلا میں آپ سے کیا سلوک ہوا؟ جس تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اس کی پامالی کس طرح ہوئی؟ روایات میں آتا ہے کہ جب آپ کے لشکر پر دشمنوں نے غلبہ پالیا تو آپؓ نے (حضرت امام حسین نے) اپنے گھوڑے کا رُخ فرات کی طرف (دریا کی طرف) کیا۔ایک شخص نے کہا کہ ندی اور ان کے درمیان حائل ہو جاؤ۔چنانچہ لوگوں نے آپ کا راستہ روک لیا اور دریا تک نہ جانے دیا۔اُس شخص نے آپ کو ایک تیر مارا جو آپ کی ٹھوڑی کے نیچے پیوست ہو گیا۔راوی آپ کی جنگ کی حالت کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ عمامہ باندھے، وسمہ لگائے ہوئے پیدل اس طرح قتال کر رہے تھے، جنگ کر رہے تھے جیسے کوئی غضب کا شہسوار تیروں سے بچتے ہوئے حملہ کرتا

ہے۔مَیں نے شہادت سے قبل آپؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم! میرے بعد بندگانِ خدا میں سے تم کسی بھی ایسے بندے کو قتل نہیں کروگے جس کے قتل پر میرے قتل سے زیادہ خدا تم سے ناراض ہو۔ واللہ مجھے تو یہ امید ہے کہ اللہ تمہیں ذلیل کر کے مجھ پر کرم کرے گا۔ پھر میرا انتقام تم سے اس طرح لے گا کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان جنگ کے سامان پیدا کر دے گا اور تمہارا خون بہایا جائے گا اور اللہ اس پر بھی راضی نہیں ہوگا یہاں تک کہ تمہارے لئے عذابِ الیم کو کئی گنا بڑھا دے۔

یہ مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو شہید کرنے کے بعد کس طرح سلوک کیا؟ کوفیوں نے خیموں کو لوٹنا شروع کر دیا حتیٰ کہ عورتوں کے سروں سے چادریں تک اتارنا شروع کر دیں۔ عمرو بن سعد نے منادی کی کہ کون کون اپنے گھوڑوں سے حضرت امام حسین کو پامال کرے گا؟ یہ سن کر دس سوار نکلے جنہوں نے اپنے گھوڑوں سے آپؓ کی نعش کو پامال کیا یہاں تک کہ آپ کے سینے اور پشت کو چُور چُور کر دیا۔ اس لڑائی میں حضرت امام حسینؓ کے جسم پر تیروں کے 45 زخم تھے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق تینتیس زخم نیزے کے اور تینتالیس زخم تلوار کے تھے اور تیروں کے زخم ان کے علاوہ تھے۔ اور پھر ظلم کی یہ انتہا ہوئی کہ حضرت امام حسینؓ کا سر کاٹ کر، جسم سے علیحدہ کر کے اگلے روز عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس بھیجا گیا اور گورنر نے حضرت امام حسینؓ کا سر کوفہ میں نصب کر دیا۔ اس کے بعد زہر بن قیس کے ہاتھ یزید کے پاس سر بھیج دیا گیا۔ ❻

تو یہ سلوک تھا جو آپؓ کے شہید کرنے کے بعد آپؓ کی نعش سے کیا گیا۔ اس سے ظالمانہ سلوک اور کیا ہو سکتا ہے؟ آپ کی لاش کو کچلا گیا۔ سر تن سے جدا کیا گیا۔ اس طرح لاش کی بے حرمتی شائد ہی کوئی خبیث ترین دشمن کسی دوسرے دشمن کی کر سکتا ہو، نہ کہ ایک کلمہ پڑھنے والا، اپنے آپ کو اس رسول سے منسوب کرنے والا جس نے انسانی قدروں کے قائم رکھنے کی اپنے ماننے والوں کو بڑی سختی سے تلقین فرمائی ہے۔ پس یقیناً اس عمل سے ایسا فعل کرنے والوں کی ہوس باطنی کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ لوگ دنیا دار تھے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تمام حدیں پھلانگ سکتے تھے اور انہوں نے پھلانگیں۔ دین سے اُن کا ذرہ بھی کوئی واسطہ نہیں تھا۔ ان کی دنیاداری کو ہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کر کے یزید کی بیعت سے انکار کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے''۔ ❼

پھر فرمایا:

''یزید پلید کی بیعت پر اکثر لوگوں کا اجماع ہو گیا تھا مگر امام حسین نے اور ان کی جماعت نے ایسے اجماع کو قبول نہیں کیا اور اس سے باہر رہے''۔ ❽

لیکن بیعت نہ کرنے کے باوجود حضرت امام حسین نے صلح کی کوشش کی تھی اور جب آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں کا خون بہنے کا خطرہ ہے تو اپنے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا۔ انہوں نے کہا تم جو جا سکتے ہو مجھے چھوڑ کر جاؤ۔ اب یہ اور حالات ہیں۔ جو چند ایک آپ کے ساتھ رہنے پر مصر تھے وہ تقریباً تیس چالیس کے قریب تھے یا آپ کے خاندان کے افراد تھے جو ساتھ رہے۔ پھر آپ نے یزید کے نمائندوں کو یہ بھی کہا کہ میں جنگ نہیں چاہتا۔ مجھے واپس جانے دو تا کہ میں جا کر اللہ کی عبادت کروں۔ یا کسی سرحد کی طرف جانے دو تا کہ میں اسلام کی خاطر لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں۔ یا پھر مجھے اسی طرح یزید کے پاس لے

جاؤ تا کہ مَیں اسے سمجھا سکوں کہ کیا حقیقت ہے۔لیکن نمائندوں نے کوئی بات نہ مانی۔ ⑨

آخر جب جنگ ٹھونسی گئی تو پھر اس کے سوا آپ کے پاس بھی کوئی چارہ نہیں تھا کہ مردِ میدان کی طرح مقابلہ کرتے۔ بہرحال یہ لوگ معمولی تعداد میں تھے جیسا کہ مَیں نے کہا، کل ستّر بہتّر افراد تھے اوران کے مقابلے پر ایک بہت بڑی فوج تھی۔ یہ کس طرح ان کا مقابلہ کر سکتے تھے؟ بہرحال انہوں نے ایک صحیح مقصد کیلئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے، اپنی جانیں قربان کر دیں اور ایک ایک کر کے شہید ہوتے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے بدلے لینے کے بھی اپنے طریقے ہیں جیسا کہ حضرت امام حسینؓ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ میرا انتقام لے گا، اللہ تعالیٰ نے لیا۔ یزید کو عارضی کامیابی بظاہر حاصل ہوئی لیکن کیا آج کوئی یزید کو اس کی نیک نامی کی وجہ سے یاد رکھتا ہے؟ اگر نیک نامی کی وجہ سے جانا جاتا تو مسلمان اپنے نام بھی اس کے نام پر رکھتے لیکن آج کل کوئی اپنے بچے کا نام یزید نہیں رکھتا۔ وہ اگر جانا جاتا ہے تو اس نام سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمایا کہ ''یزید پلید''۔

حضرت امام حسینؓ کا ایک مقصد تھا آپ حکومت نہیں چاہتے تھے۔آپ حق کو قائم کرنا چاہتے تھے اور وہ آپ نے کر دیا۔'' ⑩

1(تاریخ الکامل لابن اثیر جلد 4 مطبوعہ بیروت 1965ء ص 130)

2(خلافت راشدہ تقریر فرمودہ 29/28 دسمبر 1939ء بر موقع جلسہ سالانہ قادیان، بحوالہ خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ جلد دوم ص 176-177)

3(صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب تأ میر الامام الامراء علی البعوث......حدیث نمبر 4522)

4(ماخوذ از مستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ومن مناقب الحسن والحسین ابنی بنت رسول اللہ ﷺ حدیث :4838)

5(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر لفظ ''الحسن بن علیؓ'' جلد 8۔ صفحہ نمبر 251 دانشگاہ پنجاب لاہور۔2003ء)

6(ماخوذ از تاریخ الطبری جلد 6 صفحہ 243 تا 250۔ خلافۃ یزید بن معاویہ۔ دار الفکر بیروت 2002ء)

7(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 580 مطبوعہ ربوہ) 8(خط بنام مولوی عبد الجبار بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 178 مطبوعہ ربوہ)

9(تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں نجیب آبادی۔ جلد 2 صفحہ 68 نفیس اکیڈمی کراچی ایڈیشن 1998ء)

10(خطبہ جمعہ 10 دسمبر 2010ء از خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 631-634)

ہم قرآن اور آنحضرت ﷺ کے عاشقوں میں سے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

زعشاق فرقان و پیغمبریم بدیں آمدیم و بدیں بگزریم

ہم قرآن اور آنحضرت ﷺ کے عاشقوں میں سے ہیں۔اسی پر ہم آئے ہیں اور اسی حالت میں ہم گزر جائیں گے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169، ترجمہ از درثمین فارسی مترجم صفحہ 160

درس القرآن

جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہوگی

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ○ (النساء:94)

اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہوگی وہ اس میں لمبے عرصے تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ کا غضب اس پر نازل ہوگا اور اُسے اپنی جناب سے اللہ دور کردے گا، اپنے سے دور ہٹادے گا۔ یعنی لعنت برسائے گا، اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کرے گا۔

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے ناراضگی کی انتہا کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ پھر یہ نہیں کہ جہنم میں ڈالا جائے گا بلکہ لمبے عرصے تک جہنم اس کا ٹھکانہ ہے اور پھر اللہ کا غضب اس پر برستا رہے گا اور اللہ کی لعنت کا مورد بنتا رہے گا۔ یہ جہنم، یہ اللہ کا غضب، یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ عذابِ عظیم ہے۔ اس سے زیادہ بڑی بدنصیبی اور کیا ہوسکتی ہے کہ کلمہ گو ہونے کے باوجود ایک شخص جہنم کی آگ میں پڑ کر مسلسل اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت اور بہت بڑے عذاب میں گرفتار ہو۔ پس جو اپنے مفادات اور دنیاوی ہوا و ہوس کے لئے ایسے ظالمانہ فعل کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی انتہائی ناراضگی کا موجب بن رہے ہوتے ہیں۔ اور مظلوم اس قتل کے نتیجے میں اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آل عمران آیت 170) کا اعزاز پاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ یہ سلوک اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہے اور اپنے رب سے جنتوں کا رزق پا رہا ہو، اس کے لئے اس سے بڑا اور کیا انعام ہو سکتا ہے۔ اور حضرت امام حسن اور امام حسین جو تھے ان کے بارہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے''۔

(المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ومن مناقب الحسن والحسین ابنی بنت رسول اللہ ﷺ حدیث 4840)

اور ان دونوں کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مَیں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ (سنن الترمذی ابواب المناقب باب 104 حدیث 3782)

پس جو اس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے فیض پانے والا ہو اور پھر اُس پر یہ کہ شہادت کا رُتبہ بھی پا جائے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق جنت کے اعلیٰ رزقوں کا وارث بنتا ہے اور بنا۔ اور آپ کے قاتل یقیناً اللہ تعالیٰ کا غضب پانے والے ہوئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / دسمبر 2010ء از خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 634)

درس الحدیث

اپنے بھائی کی عزت وتوقیر

عَنْ أَبِی مَالِکٍ عَنْ أَبِیهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

(صحیح مسلم .کتاب الایمان،باب الامربقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا اللّٰه)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جس نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کا مال اور اس کا خون قابل احترام ہو جاتے ہیں اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بعض لوگوں نے سوال اٹھایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بدرجہ اولیٰ آنحضرت ﷺ کی آل میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ احادیث میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے مسیح ومہدی کے بڑے مقام اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیار کے انداز کا ذکر بھی ملتا ہے۔ سوال کرنے والے کی یہ سوچ بالکل ٹھیک ہے بیشک آنحضرت ﷺ کے اس روحانی فرزند کے بارہ میں آپ ﷺ کے اپنے الفاظ سے اس کی وضاحت ملتی ہے لیکن کیونکہ مَیں محرم کے حوالے سے باتیں کر رہا تھا اس لئے شیعہ حضرات اور سنی حضرات کے نظریات تک محدود رہا اور اس لحاظ سے ان کو توجہ دلائی کہ محرم میں اگر یہ دونوں اس بات کو سمجھ لیں کہ ہم اُمّتِ مسلمہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے تو ایک دوسرے کے خلاف کینے اور بغض اور مار دھاڑ اور قتل وغارت کی بجائے آپس میں پیار ومحبت کی فضا جنم لے۔ ایک دوسرے کے خون کی حفاظت اور مسلمان ہونے کی نشانی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے کہ: **مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔**
فرمایا کہ جس نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان اور مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ **وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ** کہہ کر فرمایا کہ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس سے کیا سلوک کرنا ہے۔ یہ (دین حق) میں ایک دوسرے کیلئے خون کی حفاظت ہے اور جس نے (کلمہ) کہہ دیا چاہے اس نے جان کے خوف سے ہی کہا، اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے بعد تم نے اس کا خون کیا تو تم اس کی جگہ پر ہوگے اور وہ تمہاری جگہ پر ہوگا۔ پس ایک مسلمان کے خون کی یہ حفاظت ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور اگر کلمہ کی اہمیت اور درود شریف کی اہمیت کا تمام (مومنوں) کو احساس ہو جائے تو محرم کے دنوں میں آج کل جو یہ حرکتیں ہوتی ہیں یہ کبھی نہ ہوں۔ لیکن...... یہ بدقسمتی ہے کہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔''

(خطبہ جمعہ 9 رجنوری 2009ء بمقام بیت الفتوح لندن، بحوالہ خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 13)

کلام الامام

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم: سب دعاؤں سے مقدّم دعا

’’ساتویں صداقت جو سورۂ فاتحہ میں درج ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم کو وہ راستہ دکھلا اور اس راہ پر ہم کو ثابت اور قائم کر کہ جو سیدھا ہے جس میں کسی نوع کی کجی نہیں۔ اس صداقت کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی حقیقی دعا یہی ہے کہ وہ خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ طلب کرے کیونکہ ہریک مطلوب کے حاصل کرنے کے لئے طبعی قاعدہ یہ ہے کہ ان وسائل کو حاصل کیا جائے جن کے ذریعہ سے وہ مطلب ملتا ہے اور خدا نے ہریک امر کی تحصیل کیلئے یہی قانون قدرت ٹھہرا رکھا ہے کہ جو اس کے حصول کے وسائل ہیں وہ حاصل کئے جائیں اور جن راہوں پر چلنے سے وہ مطلب مل سکتا ہے وہ راہیں اختیار کی جائیں اور جب انسان صراط مستقیم پر ٹھیک ٹھیک قدم مارے اور جو حصول مطلب کی راہیں ہیں ان پر چلنا اختیار کرے تو پھر مطلب خود بخود حاصل ہو جاتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ان راہوں کے چھوڑ دینے سے جو کسی مطلب کے حصول کے لئے بطور وسائل کے ہیں یونہی مطلب حاصل ہو جائے بلکہ قدیم سے یہی قانون قدرت بندھا ہوا چلا آتا ہے کہ ہریک مقصد کے حصول کے لئے ایک مقرری طریقہ ہے جب تک انسان اس طریقۂ مقررہ پر قدم نہیں مارتا تب تک وہ امر اس کو حاصل نہیں ہوتا۔ پس وہ شے جس کو محنت اور کوشش اور دعا اور تضرع سے حاصل کرنا چاہیئے صراط مستقیم ہے۔ جو شخص صراط مستقیم کی طلب میں کوشش نہیں کرتا اور نہ اس کی کچھ پرواہ رکھتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایک کج رو آدمی ہے اور اگر وہ خدا سے بہشت اور عالم ثانی کی راحتوں کا طالب ہو تو حکمت الٰہی اسے یہی جواب دیتی ہے کہ اے نادان اوّل صراط مستقیم کو طلب کر۔ پھر یہ سب کچھ تجھے آسانی سے مل جائے گا۔ سو سب دعاؤں سے مقدم دعا جس کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے طلب صراط مستقیم ہے‘‘۔ (براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اول حاشیہ نمبر11 صفحہ532 تا537)

فرمایا:

’’صراطِ مستقیم کی حقیقت جو دینِ قویم کے مدِنظر ہے وہ یہ ہے کہ جب بندہ اپنے فضل واحسان والے خدا سے محبت کرنے لگے، اُس کی رضا پر راضی رہے۔ اپنی روح اور دل اُس کے سپرد کردے اور اپنے آپ کو اُس خدا کو سونپ دے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اُس کے علاوہ کسی اور سے دعا نہ کرے۔ اسی سے خاص محبت رکھے۔ اُسی سے مناجات کرے اور اُسی سے رحمت و شفقت مانگے۔ اپنی بے ہوشی سے ہوش میں آجائے۔ اپنی چال سیدھی کرے اور خدائے رحمان سے ڈرے۔ محبت الٰہی اُس کے رگ وریشہ میں سرایت کر جائے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے اور اُس کے یقین اور ایمان کو پختہ کرے۔ تب بندہ اپنے پورے دل، اپنی خواہشات، اپنی عقل، اپنے اعضاء اور اپنی زمین اور کھیتی باڑی سب کے ساتھ کلی طور پر اپنے ربّ کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس کے سوا سب سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اُس کی نگاہ میں اپنے ربّ کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔ وہ اپنے محبوب ہی کی پیروی کرتا ہے‘‘۔ (ترجمہ عربی عبارت کرامات الصادقین۔ از تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ238-239)

قصیدہ

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ

وَقَدِ اقْتَفَاكَ اُولُو النُّهٰى وَبِصِدْقِهِمْ ⌘ وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْاَوْطَانِ

اوردانشمندوں نے تجھے چن لیااور تیری پیروی کی اوراپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے اپنے وطنوں کی یادگاروں کی یاد بھی ترک کردی

قَدْ اٰثَرُوْكَ وَفَارَقُوْا اَحْبَابَهُمْ ⌘ وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْاِخْوَانِ

انہوں نے تجھے اختیار کیااوراپنے دوستوں سے جدا ہوگئے اوراپنے بھائیوں کے دائرہ سے دوری اختیار کرلی۔

قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَاءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ ⌘ وَتَبَرَّؤُا مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانٍ

انہوں نے اپنی خواہشوں اورنفسوں کوالوداع کہہ دیااور ہرقسم کے فانی مال ومنال سے بیزار ہوگئے۔

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ ⌘ فَتَمَزَّقَ الْاَهْوَاءُ كَالْاَوْثَانِ

جب رسول کریمؐ کے واضح اورروشن دلائل ان پر ظاہر ہوئے توان کی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں۔

فِيْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِيْ نُوِّرُوْا ⌘ وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِّنَ الطُّوْفَانِ

وہ راتوں کی تاریکی وظلمت کے وقت منور ہوئے اوراللہ تعالیٰ نے ان کوطوفان ظلمت وضلالت سے بچایا۔

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْاُنَاسِ وَضَيْمُهُمْ ⌘ فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

مخالف جماعتوں کے ظلم وستم نے انہیں پیس ڈالنے کی کوشش کی مگروہ خدائے محسن کی عنایت سے ثابت قدم رہے۔

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَعِقَارَهُمْ ⌘ فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

ذلیل اورکمینہ اوباشوں نے ان کے مال اوران کی جائداد لوٹ لی پھرفرقان کے موتیوں سے ان کے چہرے چمک اٹھے۔

كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَتَبَادَرُوْا ⌘ لِتَمَتُّعِ الْاِيْقَانِ وَالْاِيْمَانِ

انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کوخوب صاف کیااور یقین اورایمان کی دولت لینے کوجلد آگے بڑھے۔

قَامُوْا بِاِقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِهِمْ ⌘ كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِي الْمَيْدَانِ

وہ رسول کریمؐ کے حکم ''آگے بڑھو'' پرایک عاشق صادق کی طرح میدان جنگ میں دشمن پرپل پڑے۔

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِيْ حُبِّهِمْ ⌘ تَحْتَ السُّيُوْفِ اُرِيْقَ كَالْقُرْبَانِ

سوان مردوں کے خون ان کی خلوص محبت کے باعث تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہائے گئے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ:591۔اردوترجمہ ازشرح القصیدہ مؤلفہ مولانا جلال الدین شمس)

منظوم کلام

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے (۔) کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کے وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

کافر و مُلحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے **احمد**
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد پنجم، صفحہ 224-225)

روایات رفقاءِ احمد بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے متبعین میں کیا پاک تبدیلی پیدا کی؟

قرآن شریف سے عشق ومحبت

اللہ تعالیٰ نے رفقاء کی ایسی کایا پلٹی کہ ہر ایک، ایک عجیب شان رکھنے والا بن گیا

ہمارے وظائف: الحمد شریف، کثرت استغفار، تلاوتِ قرآنِ شریف اور لاحول کا ورد

ہمیں بھی اگر موجیں کرنی ہیں تو اپنے گھروں کو دعاؤں سے بھرنا ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30؍دسمبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں رفقاِ احمد کی بعض روایات بیان فرمائیں جن میں سے بعض پیش ہیں، حضور انور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’(رفقاء) کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گزر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ بھی (رفقاء) ہی میں داخل ہے جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے‘‘۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام احمد بھی ہے......) آپ فرماتے ہیں۔ ’’چنانچہ فرمایا۔ وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) یعنی (رفقاء) کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی (رفقاء) ہی ہوگی‘‘۔ (یعنی وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ کی بیعت کی۔ آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ پھر اپنے ایمان وایقان میں ترقی کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جماعت بھی (رفقاء) کی ہوگی)۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ ’’اس آیت کے متعلق مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کی جماعت ہے۔ مِنْھُمْ کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ (رفقاء) ہی کی طرح ہوگا‘‘۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 431 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا یقیناً اُن کا ایک مقام ہے اور ان میں سے ہر ایک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے جن کی نیکی، تقویٰ اور پاک تبدیلیوں کا معیار یقیناً قابلِ تقلید ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان (رفقاء) کی زندگی کے بعض واقعات ہم تک پہنچے ہیں...... آج بھی مَیں چند ایسے واقعات یا روایات پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت کی وجہ سے، اُس نور کی وجہ سے جو آپؑ

نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے (رفقاء) کی ایسی کایا پلٹی کہ ہر ایک، ایک عجیب شان رکھنے والا بن گیا۔ چاہے وہ غریب تھا یا امیر تھا، پڑھا لکھا تھا یا اَن پڑھ تھا، سب کے سب ہمیں ایک غیر معمولی رنگ میں رنگین نظر آتے ہیں۔ توکّل ہے تو وہ اپنی ایک شان رکھتا ہے۔ خدمتِ دین کا جذبہ ہے تو وہ بے لوث اور عجیب شان والا ہے۔ قرآنِ کریم سے تعلق ہے تو اُس میں بھی گہرائی ہے، ایک محبت ہے، ایک پیار ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کا خود اُن کو قرآن سکھانا اور اُن کے دل و دماغ کو وہ عرفان عطا کرنا جو اُن کے خدا تعالیٰ سے خاص تعلق کی نشاندہی کرتا ہے یہ بھی اُن کا خاصہ ہے۔ اور پھر اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اُن سے ہر معاملے میں ایسا سلوک ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب پانے والوں سے ہی خدا تعالیٰ روا رکھتا ہے۔ پھر ان روایتوں میں ہمیں اپنے (رفقاء) کی مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان کو مسائل کے حل کا طریق سکھانا۔ یہ بتانا کہ فوری طور پر مختصر فقروں میں کس طرح جواب دینا ہے۔ مختصر فقروں میں ایسی تربیت جس سے مقابل کا دلائل و براہین سے مقابلہ کر سکیں۔

ہمارے وظائف: الحمد شریف، کثرت استغفار، تلاوتِ قرآنِ شریف اور لاحول کا ورد

پس بہت ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد اس غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کا زمانہ پایا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں رجسٹر روایاتِ...... سے بعض روایتیں آج بھی پیش کروں گا۔

حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحب (نور اللہ مرقدہ) بیان کرتے ہیں کہ اخبار میں یہ پڑھا کہ حضرت اقدسؑ جہلم تشریف لا رہے ہیں مگر مجھے تو جہلم جانے کی بھی اجازت نہ مل سکتی تھی۔ ملازم تھے۔ مگر مَیں بہت بیقرار تھا۔ گھر والوں کو میں نے کہا کہ کل اتوار ہے اور حضرت اقدسؑ جہلم تشریف لائے ہیں۔ آپ کسی کو بتائیں نہیں۔ مَیں جاتا ہوں۔ وقت گاڑی کا بالکل تنگ تھا اور تین میل پر سٹیشن تھا۔ رستہ پہاڑی (اور) رات کا وقت۔ دن کو بھی لوگوں کو اس طرف پر چلنا مشکل تھا (لیکن ایک لگن تھی رات کے وقت ہی آپ نکل پڑے)۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے خدا پر توکّل کیا اور چل پڑا۔ (اور) اتفاق سے کوئی بتّی تمام راستہ میرے آگے چلتی گئی۔ شاید کوئی اور آدمی بھی کہیں جا رہا ہوگا۔ (اور) خدا خدا کر کے پہاڑی رستہ دوڑتے ہوئے طے کیا۔ (فرماتے ہیں کہ کوئی بتی آگے چل رہی تھی شاید کوئی انسان جا رہا ہو لیکن اللہ پر توکّل کر کے چلے تھے، مسیح و مہدی کو ملنے کے لئے جا رہے تھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہی انتظام فرمایا تھا کہ آگے آگے ایک بتی چلتی گئی اور دوڑتے ہوئے وہ رستہ طے کر لیا)۔ کہتے ہیں جب (مَیں) اسٹیشن پر پہنچا تو گاڑی بالکل تیار تھی۔ ٹکٹ لیا اور جہلم پہنچا۔ حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ وہاں ایک سیٹھ احمد دین تھے۔ انہوں نے کہا کہ لطف تب ہے کہ آپ آج کوئی نظم سنائیں۔ انہوں نے جب بیعت کی ہے تو اس وقت ایک نظم انہوں نے لکھی تھی جس میں دعائیہ الفاظ تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں انہوں نے بیعت کے خط کے ساتھ پیش کی تھی۔ وہ ایک لمبی نظم تھی، تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ آپ وہ نظم سنائیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر حضرت صاحب اجازت دیں تو مَیں سنا سکتا ہوں۔ حضرت اقدس نے اجازت دے دی۔ کہتے ہیں مَیں فوراً کھڑا ہوا اور پورے جوش سے نظم سنائی اور اس نظم کا حاضرین پر ایسا اثر ہوا کہ کسی شخص نے کہا کہ آپ یہ نظم دے دیں تو مَیں نے کہا کہ مَیں نے تو زبانی پڑھی ہے۔ نظم سنانے کے بعد حضور نے جو وظیفہ بتایا وہ بالکل خط والا وظیفہ تھا (جب انہوں نے

بیعت کا خط لکھا اور یہ نظم لکھی تو اُس میں ساتھ یہ بھی خط میں لکھا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو مَیں کیا کروں، تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کو ایک وظیفہ لکھ کے دیا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے زبانی پوچھا تو تب بھی وہی وظیفہ تھا۔) مَیں حیران ہوا کہ حضور کا حافظہ کتنا تیز ہے کہ جو وظیفہ لکھنے کیلئے ارشاد فرمایا وہی زبانی بھی فرمایا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 210-209 روایت حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحب)

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو وظیفہ یہ لکھا تھا اور وہاں زبانی بھی فرمایا کہ وظیفے کا آپ پوچھ رہے ہیں تو کسی اور وظیفے کی ضرورت نہیں ہے۔ درود شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ الحمد شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ استغفار کثرت سے کیا کریں اور قرآنِ شریف کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور پڑھیں اور باقاعدہ تلاوت کریں۔ یہی وظیفہ ہے جو کامیابیوں کا راز ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 210-209 روایت حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحب)

بہت سے لوگ مجھے بھی خط لکھتے رہتے ہیں۔ اُن کو اکثر میں اسی رہنمائی کی وجہ سے عموماً یہ بتا تا رہتا ہوں اور ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے کسی کو کہ لَاحَوْل بھی پڑھا کریں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے۔

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 291 مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب مکتوب نمبر 80 مطبوعہ ربوہ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ

تو یہی ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔ پھر ایک روایت ہے حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں کی۔ یہ خلیفہ نور الدین صاحب جمونی تھے۔ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نام ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَور (رفیق) تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جموں سے پیدل براہ گجرات کشمیر گیا۔ (گجرات کے راستے کشمیر گیا) راستے میں گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ والی دعا نہایت زاری سے پڑھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری روزی کا سامان کچھ ایسا کر دیا کہ مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی اور باوجود کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 68 روایت حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کے بعد آپ کی قوتِ قدسی سے یہ ایسا انقلاب ان لوگوں میں پیدا ہوا کہ دعائیں کرتے تھے تو دعاؤں کی قبولیت بھی اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر دکھاتا تھا۔ اس حالت میں کہ مَیں کبھی کسی سے نہ مانگوں، کبھی مجھے ہم و غم نہ ہو، دعا کی تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی مجھے مالی تنگی نہیں ہوئی۔

سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں داؤ پر رکھ دیتے

......حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم...... کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ:

''خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب جُوا کھیل رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے (جلال الدین صاحب

نے) یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کی۔ تو حضور نے فرمایا: مولوی صاحب! (یعنی مولوی جلال الدین صاحب کو کہ) مولوی صاحب جوّا ہی کھیلتے ہیں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین صاحب جوّا ہی کھیلتے ہیں) مگر خدا سے۔ یہ بھی جوّا کھیلنے والوں کی طرح جس طرح وہ سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے۔ اسی طرح مولوی صاحب بھی سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں داؤ پر رکھ دیتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی راہ پر ان دونوں فقروں میں سے کوئی انہوں نے کہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقا) غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 281-280 روایت حضرت مولوی جلال الدین صاحب بیان کردہ میاں شرافت احمد صاحب)

یعنی یہ ایک سودا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کرتے ہیں اور دنیا دار تو دنیاوی فائدے کے لئے جوّا میں پیسے داؤ پر لگاتے ہیں ناں۔ حضرت خلیفہ اول کے بارے میں فرمایا کہ یہ اپنی دنیا و عاقبت دونوں چیزوں کو سنوارنے کے لئے اپنا پیسہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر جیسا کہ ہم جانتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی کے بیشمار واقعات ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہر دنیاوی ضرورت پوری کی اور بے انتہا پوری کی اور اسی طرح دین میں جو مقام اُن کو ملا وہ تو سب جانتے ہی ہیں۔

قرآن کریم یاد کرو، ایم اے کیا ہوتا ہے!

پھر حضرت صوفی غلام محمد صاحب ولد میاں ولی محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ''1912ء میں مَیں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد مَیں نے حضرت خلیفہ اول سے پوچھا کہ قرآنِ شریف یاد کروں یا ایم۔اے کا امتحان دوں۔ فرمایا قرآن کریم یاد کرو، ایم۔اے کیا ہوتا ہے سو میں نے چھ ماہ میں قرآنِ شریف یاد کیا اور جب مَیں نے خلیفہ اوّل سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سجدہ شکر کیا۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 285 روایت حضرت صوفی غلام محمد صاحب)

یہ (رفقاء) کی تربیت تھی۔ یہ اُن کی اطاعت تھی۔ یہ محبت قرآنِ کریم کی تھی کہ دنیا کو چھوڑ کر پہلے قرآنِ کریم حفظ کیا۔ پھر آگے پڑھائی کی۔

پھر حضرت سید اختر الدین احمد صاحب کی روایت ہے۔ لکھتے ہیں کہ ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے۔ محبّ کا دل اپنے حبیب کی یاد اور ذکر کرنے اور سنانے کی تڑپ رکھتا ہے۔ چہ جائیکہ...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے عظیم الشان انسان کے ذکر کی تڑپ نہ رکھتا ہو اور آپ کی یاد سے لذت نہ اُٹھاتا ہو۔ لیکن خوف مجھے یہ ہوتا رہا کہ اس عاجز کا حافظہ کمزور اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک صحبت پر ایک مدت گزر گئی۔ یعنی 1902ء کے آخر سے لے کے 1903ء کے آخر تک قریباً ایک سال میسر آئی تھی اور اُس وقت میری عمر 24 سال کی تھی۔ اُن دنوں خاکسار اور خاکسار کے ماموں مولوی سید احمد حسین صاحب مرحوم صرف دو ٹکی مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے، یہ شاید کٹک سے آئے ہوئے تھے ہم دونوں کے لئے کئی ماہ تک چاول کے مکلّف کھانے آتے رہے۔ کیونکہ یہ غالباً اُڑیسہ کا چاول کھانے والا علاقہ ہے۔ تو چاول کھانا آتا رہا اور حضور علیہ السلام میاں نجم الدین مرحوم کو اچھی طرح مہمان نوازی کی تاکید فرمایا کرتے تھے جس طرح کہ مرحوم نجم

الدین ہم دونوں سے بیان کیا کرتے تھے کہ تم لوگوں کے متعلق حضرت جی کی بڑی تاکید ہے''۔

اُن کو ماشاءاللہ قرآنِ کریم کا بڑا علم تھا

پھر یہی سید اختر الدین صاحب فرماتے ہیں کہ خاکسار طالبعلمی کی حالت میں تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل (نوراللہ مرقدہ) کے درسوں میں شامل ہوا کرتا تھا۔ آپ یعنی حضرت خلیفہ اوّل اس عاجز سے بہت ہی محبت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت والد ماجد (نوراللہ مرقدہ) اور حضرت والدہ ماجدہ مرحومہ ''رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل:25)'' نے جبکہ گھر واپسی کا حکم صادر فرمایا تو اسی عاجز کے یہ عرض کرنے پر کہ آمد و رفت میں اخراجات کثیر دارالامان کی مراجعت مشکل۔ حضور (نوراللہ مرقدہ) نے فرمایا کہ جب یہاں آنے لگو تو لکھنا میں زادِراہ بھیج دوں گا۔ والدین نے جب واپسی کا حکم دیا اور جب مَیں اپنے گھر جانے لگا تو مَیں نے خلیفہ اوّل کو کہا کہ کیونکہ اخراجات کافی ہوتے ہیں اس لئے اب یہاں قادیان میری واپسی مشکل ہوگی۔ تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ جب آنے لگو تو مجھے بتانا مَیں تمہیں سفرخرچ بھیج دوں گا۔ جس وقت اس عاجز سے گھر واپسی کا زمانہ قریب ہونے لگا تھا اُن دنوں چھوٹی (بیت) مبارک کے بالائی حصے میں نماز ہوا کرتی تھی۔ آپ نے جانبِ مشرق پیچھے سے اپنے مبارک ہاتھوں کو اس عاجز کے کندھوں پر رکھ کر پیار سے فرمایا کہ اختر الدین مَیں نے سنا ہے کہ تم کئی استادان بزرگ سے قرآن مجید بہت پڑھا کرتے ہو۔ (کہتے ہیں اُس وقت مَیں بہت سارے استادوں سے قرآنِ کریم پڑھا کرتا۔) خلیفہ اوّل نے ان کو یہ فرمایا: وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ 213-212 روایت حضرت سید اختر الدین صاحب)

خالق کون ہے؟

......پھر ایک روایت حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب کی ہے۔ ان کی بیعت 1906ء کی ہے اور 1906ء میں ہی ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن کی بات ہے کہ حضور مغرب کی نماز کے بعد بیٹھے رہے۔ اتفاقاً اس دن (بیت) میں روشنی نہیں تھی۔ حضور کے اردگرد چند اور لوگ بھی اور خاکسار بھی بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور مولوی کہتے ہیں یعنی غیر از جماعت مولوی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام ناصری، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانور بنایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ شیخ صاحب خدا خالق اور مسیح بھی خالق۔ بس ایک فقرہ فرمایا۔ یہ روایت کرنے والے لکھتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ شیخ صاحب کون تھے (کیونکہ اندھیرا تھا) مگر وہ شیخ صاحب پھر نہیں بولے۔ حضور نے دوبارہ خود ہی فرمایا کہ ہمارے مولویوں کو اتنے اتنے مختصر فقرے بحث میں استعمال کرنے چاہئیں''۔ یعنی انہوں نے کہا عجیب بات ہے کہ مسیح پرندے بنایا کرتا تھا، پیدا کیا کرتا تھا، جانور بنایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا بھی خالق (خالق ہونا تو خدا کی صفت ہے) اور مسیح بھی خالق۔ کہ تم مسلمان ہو کر بھی اس شرک کے مرتکب ہو رہے ہو۔ پھر فرمایا کہ اتنے مختصر فقرے بعض دفعہ (۔) میں کام آتے ہیں۔ فرمایا'' کیونکہ لمبی بحث میں بات خلط ملط ہو جاتی ہے''۔

تائیدات الٰہیہ کے نظارے

اس کے بعد حضرت خیر دین صاحب لکھتے ہیں کہ ’’مَیں اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ مجھے قرآنِ شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ حضور نے ایک دن مجھے رؤیا میں فرمایا (قرآنِ شریف پڑھنے کا شوق تھا ایک دن خواب آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) کہ تم قادیان آ جاؤ۔ ہم تم کو قرآنِ شریف پڑھا دیں گے۔ (تو یہ انہوں نے خواب دیکھی اور اُس وقت یہ خواب دیکھی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو چکا تھا، آپ وفات پا چکے تھے۔) کہتے ہیں کہ

’’اس کے بعد مَیں نے ایک اور خواب دیکھا اور وہ یہ کہ مَیں ہجرت کر کے آ گیا ہوں اُس جگہ جہاں اب محلہ ناصر آباد بنا ہوا ہے۔ (ہجرت کر کے قادیان آ گیا اور وہاں آ کے اُترا ہوں جہاں آجکل محلہ ناصر آباد ہے۔) اس میدان میں مَیں اپنا سامان اتار رہا ہوں اور مَیں نے پوچھا کہ اس جگہ کا نام کیا ہے؟ تو آسمان سے آواز ایک شکل کے رنگ میں آ رہی تھی، گویا کہ وہ کوئی ٹھوس چیز تھی جس کی شکل و صورت فٹبال جیسی تھی اُس میں سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ اس جگہ کا نام ابراہیمی جنگل ہے جہاں تم اپنا سامان اُتار رہے ہو۔ گویا خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کا نام ابراہیم بتایا۔ اس وقت مجھے معلوم نہ تھا یہ جو حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ ؎

مَیں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 154 روایت حضرت خیر دین صاحب)

تو یہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے آواز دے کے یہ پیغام دیا اور تب مجھے پتا لگا یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کی، ناموں کی، الہامات کی تائیدات کے نظارے اللہ تعالیٰ آپ کے (رفقاء) کے ذریعے سے دکھاتا تھا۔ پھر حضرت خیر دین صاحب مزید فرماتے ہیں کہ ’’مَیں کسرِ نفسی سے نہیں کہتا بلکہ حقیقت ہے کہ میں گنہگار تھا۔ یہ جواب بیان کرنے لگا ہوں یہ یقیناً یقیناً نورِ نبوت سے ہوگا نہ کہ میری طرف سے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ ؎

مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

تو یہ یقینی بات ہے جو نور سے تعلق پیدا کرے گا اُس کو نور سے ضرور حصہ ملے گا۔ ہاں یہ بھی بات نہایت واضح ہے کہ وہ نور اپنی اپنی قابلیت کے مطابق ملتا ہے۔...... ہمیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ الہام کس کو کہتے ہیں، کشف کس کو کہتے ہیں، رؤیائے صادقہ کیا ہوتی ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس فرستادہ خدا کے ہاتھ سے ہاتھ ملانے سے نہ صرف ہم کو الہام کا علم ہوا اور (نہ) صرف کشف کا علم ہوا اور نہ صرف رؤیائے صادقہ کا علم ہوا بلکہ ان تینوں کو ہم نے اپنے اوپر وارد ہوتے دیکھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 155-154 روایت حضرت خیر دین صاحب)

انقلابِ حقیقی

یہ انقلاب تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں بھی آتا ہے ناں، کئی دفعہ ہم سن چکے ہیں کہ جب اُن سے کسی نے پوچھا حضرت مولوی صاحب آپ تو پہلے ہی بڑے بزرگ تھے، آپ کو حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں آ کے کیا ملا۔ حضرت خلیفہ اول نے جواب دیا۔ دیکھو اور تو بہت سارے فائدے ہیں وہ تو

ہیں ہی، ایک فائدہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ پہلے مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار خواب میں کیا کرتا تھا، اب کھلی آنکھیں، جاگتی حالت میں، کشفی حالت میں کرتا ہوں تو یہ انقلاب ہے جو مجھ میں مرزا صاحب نے پیدا کیا۔
(ماخوذ از حیات نور از عبدالقادر (سابق سوداگرمل) صفحہ 194 مطبوعہ ربوہ)

قادیان آجاؤ۔ہم تمہیں قرآن شریف پڑھادیں گے

......حضرت خیر دین صاحب لکھتے ہیں کہ ''اب ہم حق الیقین کے طور پر ان باتوں کی حقیقت بیان کر سکتے ہیں۔ مثلاً مَیں نے مبارک (بیت) میں بیٹھے ہوئے غالباً ظہر کا وقت تھا، ایک یہ الہام پایا کہ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اس میں یہ بتایا کہ اس جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ سو ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو معمولی سی حیثیت کے لوگ نظر آتے ہیں اُن کا آخری انجام اچھا ہو رہا ہے اور ان سے اچھے اچھے کام بھی ہو رہے ہیں اور اُن کی دعاؤں میں ایک خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔

پھر مَیں نے ایک دفعہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرب پانے کے لئے کونسا طریق اچھا ہے (یہ دیکھیں ان لوگوں کی کس طرح کی خواہشات تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا اور تعلق کو بڑھانے کے لئے کیا کیا جتن کرتے تھے۔ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرب پانے کے لئے کونسا طریق ہے) تو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا کہ ہمارا قرب حاصل کرنے کے دو طریق ہیں۔ یا چندہ دو یا (دعوۃ الی اللہ) کرو۔ یہ دو طریق ہم کو پسند ہیں۔ (یہ جواب آیا) تو مَیں نے عرض کی کہ اے اللہ! مَیں تو اتنا پڑھا ہوا نہیں۔ (آپس میں بیٹھے اللہ تعالیٰ سے یہ باتیں ہو رہی ہیں، مَیں تو اتنا پڑھا ہوا نہیں۔) مَیں (۔) کس طرح کروں؟ اللہ تعالیٰ نے پھر جواب دیا اور فرمایا کہ قرآنِ شریف تو تم کو ہم نے پڑھا دیا ہے۔ جب یہ فقرہ جنابِ الٰہی نے فرمایا تو مجھ سے اُس وقت یہ آیت حل ہوئی کہ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ کیونکہ جب مَیں اپنے گاؤں میں تھا تو اُس وقت مجھے جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خواب میں ملے تھے۔ (اس کا پہلی خواب میں ذکر ہوا تھا اور آپ نے) فرمایا تھا کہ تم قادیان آجاؤ۔ ہم تمہیں قرآن شریف پڑھا دیں گے۔ اب دیکھئے کہ وعدہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا مگر جواب خدا تعالیٰ نے دیا کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا ہے۔ سو خاکسار دیکھ رہا ہے کہ اپنی قابلیت کے مطابق اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قرآنِ شریف پڑھنا چاہے اُسے پڑھا سکتا ہوں۔ چنانچہ آج کل مہمان خانے میں صبح کے وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھاتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا تھا کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا تو ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ تم نے عاد اور ثمود کے قصے قرآن شریف میں نہیں پڑھے؟ ایک رکوع پڑھا اور لوگوں کو سنا دیا کہ نبیوں کی نافرمانی کرنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ اسی طرح دعا کے بارے میں جنابِ الٰہی نے یہ فرمایا کہ تم گھی بہت کھایا کرو۔ تو مَیں نے عرض کیا گھی کھانے سے کیا مراد ہے؟ تو جنابِ الٰہی نے تیسرے دن جواب دیا کہ گھی کھانے سے مراد بہت دعا کرنا ہے۔ یہ فقرے پنجابی زبان میں عنایت فرمائے کہ جس گھر میں دعا ہوتی ہے وہ گھر موجوں میں رہتا ہے۔ پھر یہ بھی آواز سنی کہ جس کے ساتھ خدا بولتا نہیں وہ (مومن) نہیں ہے''۔ (پس ہمیں بھی اگر موجیں کرنی ہیں تو اپنے گھروں کو دعاؤں سے بھرنا ہوگا۔) فرماتے ہیں: کیا میرے جیسا آدمی یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ یہ میری طاقت سے ہیں۔ بلکہ صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ نور...... سے ہے۔ چنانچہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی فقرہ دہرا دیتا ہوں فرماتے ہیں

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار‘‘
(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 156-155 روایت حضرت خیر دین صاحب)

وہ اکثر قرآنِ شریف کی تلاوت کرتے اور بچوں کو پڑھاتے

......حضرت محمد یعقوب صاحب ولد میاں سراج دین صاحب جن کی بیعت 1900ء کی ہے اور 1904ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ لکھتے ہیں کہ......’’جب کبھی قادیان اپنے والد صاحب کے ہمراہ بندہ آتا تو بچپن کی عادت پر بندہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور اللہ مرقدہ) کے مطب میں چلا جاتا جہاں آپ حکمت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور اللہ مرقدہ) بھی گود میں لے لیتے اور محبت کرتے۔ وہ اکثر قرآنِ شریف کی تلاوت کرتے اور بچوں کو پڑھاتے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول گود میں بچوں کو لے لیتے، اگر کوئی مریض نہیں ہوتا تھا تو قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور بچوں کو بھی پڑھاتے) اور یہاں سے اُٹھا تو جب (بیت) مبارک میں بندہ جاتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا موقع ملتا تو حضور اپنے پاس بٹھاتے تو کچھ باتیں دریافت کرتے۔ اُس وقت چند مہمانوں سے (بیت) مبارک میں رونق ہوتی تھی۔ قادیان بالکل چھوٹا سا قصبہ تھا۔ یہ ہرگز امید نہ کی جاسکتی تھی کہ حضور کے الہام ایسے رنگ میں پورے ہوں گے۔ میرے والد صاحب مرحوم حضور کے بہت ہی عاشق تھے۔ پرانے خدام میں سے تھے۔ والد صاحب مرحوم مجھے فرماتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بابت فتح و نصرت کے زمانے کے متعلق اکثر ایسی باتیں فرماتے جو ہمارے دیکھنے میں آتی ہیں۔ (یعنی جو پہلے انہوں نے بتا دی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یقین تھا اور آپ کے جو الہامات تھے ان پر یقین کی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ یہ باتیں پوری ہوں گی اور پھر کہتے ہیں ہم نے وہ پوری ہوتی دیکھیں۔ (رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 129-128 روایت حضرت محمد یعقوب صاحب)

پس یہ (رفقاء) تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑا اور جو آپ علیہ السلام پر ایمان میں اس قدر پختہ تھے کہ کوئی ان کو اس ایمان سے ہلا نہیں سکتا تھا۔ دینی غیرت قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو پلّے باندھ لیا اور اس کا ادراک حاصل کیا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

’’جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اُس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اُس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت (رفقاء) کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں، چونکہ وہ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 67)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (رفقاء) نے جیسا کہ میں نے کہا آپ کی اس تعلیم اور خواہش کو پورا کر کے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں جاری کرنے اور قائم رکھنے والے بنیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 30 ردسمبر 2011ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن 20 تا 26 رجنوری 2012ء)

خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

شان اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(مکرم طاہر احمد کاشف، لاہور)

اہل بیت سے محبت رکھنا ہمارا جزوِ ایمان ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آل رسول ﷺ سے کس قدر محبت تھی اور آپ کی نظر میں ان کا کیا عظیم الشان مقام اور مرتبہ تھا، ذیل کی تحریرات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

(اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء بحوالہ درثمین فارسی مترجم صفحہ 145)

یعنی میری جان اور دل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ پر قربان ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کے اہل بیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’حضرت علی رضی اللہ متقی، پاک اور خدائے رحمان کے محبوب ترین بندوں میں سے تھے۔ آپ ہم عصروں میں سے چنیدہ اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ اللہ کے غالب شیر اور مردِ خدائے حنان تھے آپ کشادہ دست پاک دل اور بے مثال بہادر تھے۔ میدان جنگ میں انہیں اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جا سکتا تھا۔ خواہ دشمنوں کی فوج بھی آپ کے مقابل پر ہوتی۔ آپ نے اپنی عمر سادگی میں گزاری۔ اور آپ زہد و ورع میں بنی نوع انسان کی انتہاء کو پہنچے ہوئے تھے۔ اپنی جائیداد کا عطیہ دینے اور لوگوں کے مصائب کو رفع کرنے میں اور یتامیٰ اور مساکین اور ہمسائیوں کی خبر گیری میں آپ مرد اول تھے۔ آپ معرکہ ہائے رزم میں ہر طرح کی بہادری میں نمایاں تھے اور شمشیر و سنان کی جنگ میں کارہائے نمایاں دکھلانے والے تھے۔ بایں ہمہ آپ بڑے شیریں اور فصیح اللسان تھے۔ آپ کی گفتگو دل کی گہرائیوں میں اتر جاتی تھی۔ ذہنوں کے زنگ دور ہو جاتے تھے اور دلیل کے نور سے مطلع چکا چوند ہو جاتا تھا۔

آپ ہر قسم کے اسلوب کلام پر قادر تھے اور جس نے بھی آپ کا اس میدان میں مقابلہ کیا تو اسے ایک مغلوب آدمی کی طرح عذر خواہ ہونا پڑا۔ آپ ہر کار خیر میں اور اسالیب فصاحت و بلاغت میں کامل تھے۔ اور جس نے بھی آپ کے کمالات کا انکار

کیا گویا وہ بے حیائی کی راہ پر چل پڑا۔ آپ بے قراروں کی دلجوئی کے لئے تیار رہتے۔ قانع اور غربت سے پریشان کو کھانا کھلانے کا حکم دیتے تھے اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ بایں ہمہ آپ قرآن کریم کا جام نوش کرنے میں سرفہرست تھے اور قرآن کے دقائق کے ادراک میں آپ کو ایک عجیب فہم عطا ہوا تھا۔

میں نے آپ کو نیند کی حالت میں نہیں بیداری کی حالت میں دیکھا ہے کہ آپ نے خدائے علیم کی کتاب کی تفسیر مجھے عطا کی ہے اور فرمایا یہ میری تفسیر ہے۔ اور اب یہ تمہارے سپرد کی جاتی ہے۔ پس جو تمہیں دیا جاتا ہے اس پر خوش ہو جاؤ۔ چنانچہ میں نے ایک ہاتھ بڑھایا اور وہ تفسیر لے لی۔ اور خدائے معطی و قدیر کا شکر ادا کیا۔ میں نے آپ کو بہت مضبوط جسم والا اور پکے اخلاق والا متواضع اور منکسر، شگفتہ رو اور پُرنور پایا۔

اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ بہت پیار اور محبت سے پیش آئے ...... اور سچے مخلصوں کی طرح اظہار محبت کیا۔ اور آپ کے ساتھ حسن اور حسین دونوں اور سید الرسل خاتم النبیین بھی تھے۔ اور آپ کے ساتھ ایک خوبصورت، نیک اور بارعب، مبارک، پاکباز، قابلِ تعظیم، نوجوان، باوقار، ماہ رخ، پُرنور خاتون بھی تھیں۔ میں نے انہیں بہت غمگین پایا۔ وہ اپنے غم کو چھپائے ہوئے تھیں اور میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ یہ فاطمۃ الزہرؓ ہیں۔ پھر وہ میرے پاس تشریف لائیں جبکہ میں لیٹا ہوا تھا۔ سو میں اٹھ بیٹھا اور انہوں نے میرا سر اپنی گود میں رکھ دیا اور اظہار لطف و کرم فرمایا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ میرے بعض دکھوں اور غموں پر آپ اس طرح غمگین و مضطرب ہوئیں جس طرح محبت و رأفت و احسان رکھنے والی مائیں اپنے بیٹوں کے مصائب پر بے قرار ہو جاتی ہیں۔ تب مجھے بتایا گیا کہ دینی تعلق کی بنا پر میں بمنزلہ آپ کے فرزند کے ہوں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ آپ کا غم ان مظالم کی طرف اشارہ ہے جو مجھے قوم اور اہلِ وطن اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والے ہیں۔

پھر میرے پاس حسن اور حسین آئے اور انہوں نے بھائیوں کی طرح میرے ساتھ محبت اور غم خواری کا اظہار کیا۔ اور یہ بیداری کے کشوف میں سے ایک کشف تھا اور اس پر چند سال گزر چکے ہیں۔ مجھے حضرت علی، حسن اور حسین کے ساتھ ایک لطیف قسم کی مشابہت ہے جس کا راز مشرق اور مغرب کا خدا ہی جانتا ہے۔ میں حضرت علی اور ان کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہوں اور جو ان کا دشمن ہے میں اس کا دشمن ہوں۔'' (ترجمہ از عربی، سر الخلافۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 358-359)

حضرت علیؓ حاجت مندوں کی امید گاہ تھے

''بے شک حضرت علی حاجت مندوں کی امید گاہ تھے اور سخیوں کے لئے نمونہ اور بندوں کے لئے حجۃ اللہ تھے۔ آپ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے بہتر تھے اور تمام دنیا کو منور کرنے کے لئے خدا کا نور تھے...... حقیقت یہ ہے کہ حق حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ تھا اور جنہوں نے آپ کے زمانہ میں آپ سے جنگ کی انہوں نے بغاوت اور سرکشی کی۔''

(ترجمہ از عربی، سر الخلافۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 352-353)

حضرت علیؓ جامع فضائل

’’علی تو جامع فضائل تھا اور ایمانی قوت کے ساتھ توام تھا۔ پس اس نے کسی جگہ نفاق کو پسند نہیں کیا اور اپنے قول اور فعل میں کبھی منافقانہ طریق نہیں برتا اور ریاکاروں میں سے نہ تھا۔‘‘ (حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 182)

حضرت امام حُسینؓ و حسنؓ آئمۃ الہدیٰ

’’حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور آئمۃ الہدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 364-365 حاشیہ)

حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہ طاہر مطہر

فرمایا:

’’ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنی اس میں موجود نہ تھے... دنیا کی محبت نے اسکو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے مُوجبِ سلبِ ایمان ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 653، 654)

ہم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں کے ثناخواں ہیں

’’حضرت حسنؓ نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہوگئے۔ پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہوں۔ اس لئے معاویہ سے گذارہ لے لیا۔ چونکہ حضرت حسنؓ کے اس فعل سے شیعہ پر زد ہوتی ہے اس لئے امام حسنؓ پر پورے راضی نہیں ہوئے۔ ہم تو دونوں کے ثناخواں ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امام حسنؓ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مدنظر رکھا اور حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے۔ دونوں کی نیت نیک تھی۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ، ایڈیشن 2003 صفحہ 579-580)

حضرت امام حُسینؓ سردارانِ بہشت میں سے ہیں

’’حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجبِ سلبِ ایمان ہے اور اس

امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہّرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات، جلد سوم صفحہ 545)

حضرت امام حسینؓ کی شہادت

''امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔'' (ملفوظات، جلد پنجم، نظارت اشاعت ربوہ، ایڈیشن 2003 صفحہ 336)

حضرت امام حسینؓ سے غیر معمولی عشق و محبت

''ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپؑ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں پھر آپؑ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے آپؑ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپؑ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپؑ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:

''یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔'' اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپؑ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔

(روایت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بحوالہ سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ صفحہ 36-37)

عالمی لیڈروں نے حضور انور کے خطوط کے کیا جواب دیئے!

- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزمرہ کی روٹین کیا ہے؟
- واقفات نو جو یونیورسٹی یا کالج سے گریجویٹ کررہی ہیں۔ ان کے لئے کوئی ہدایت ہے؟
- غیر مذہب والے دوستوں کو کس طرح سمجھائیں کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟
- اگر شادی کے بعد لڑکی کی پڑھنے کی خواہش ہو تو کیا اس کی اجازت ہے؟
- کیا عورتیں Mix Audience میں اپنی ریسرچ پیش کرسکتی ہیں؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ کینیڈا 2012ء کے موقع پر ایک مجلس سوال و جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کینیڈا 2012ء کے موقع پر طالبات کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب میں فرمایا:

......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور کی روزمرہ کی روٹین کیا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

میری روزمرہ کی روٹین تم دیکھ ہی رہی ہو۔ اس سے زیادہ ہی ہوتی ہے کم نہیں ہوتی۔ میری روزمرہ کی روٹین کے بارہ میں خدام الاحمدیہ نے 2008ء میں میرا انٹرویو لیا تھا اور انہوں نے اپنے رسالہ میں چھاپ بھی دیا تھا۔ صبح میں جب بھی نفلوں کے لئے اٹھتا ہوں تو نفلوں کے بعد تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ نفل کی ادائیگی کے بعد میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں آدھا سیپارہ قرآن شریف پڑھ لیتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز کے لئے آتا ہوں۔ پھر واپس آکر تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر سوتا ہوں۔ پھر جاگ کر ناشتہ کرتا ہوں۔ پھر دفتر چلا جاتا ہوں۔ دفتر میں میری ڈاک میں جو خط ہوتے ہیں وہ دیکھتا ہوں۔ پھر دفتری Official میٹنگ ہوتی ہیں تین چار گھنٹے وہ چلتی ہیں۔ پھر ظہر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ پھر تھوڑا سا کھانا کھاتا ہوں۔ بیس، پچیس منٹ Nap لیتا ہوں۔ پھر دفتر آجاتا ہوں۔ پھر کچھ پڑھتا ہوں، اگر کوئی ڈاک پڑی ہو تو وہ دیکھتا ہوں۔ پھر عصر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ بعد میں چائے کی ایک پیالی پیتا ہوں۔ پھر جو مختلف مشنوں کی ڈاک آئی ہوتی ہے وہ دیکھتا ہوں۔ اس کے بعد جو کوئی پرائیویٹ لوگ ملنے آتے ہیں، فیملی ملاقاتیں ہوتی ہیں تو ان سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ملاقات کرتا ہوں۔ اگر گرمیوں کے لمبے دن ہوں تو پہلے کھانا کھا لیتا ہوں پھر عشاء کی نماز پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دفتری ڈاک دیکھنے کے لئے دوبارہ بیٹھ جاتا ہوں۔ پھر اگر کچھ وقت بچ

جائے تو مطالعہ بھی کر لیتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں۔

۞......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم اپنے غیر مذہب والے دوستوں کو کس طرح سمجھائیں کہ پردہ کیوں ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو یہ بتاؤ کہ ہم نے ایک عہد کیا ہے کہ ہم اس دین پر عمل کرنے والے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ تم پردہ کرو تاکہ تمہاری جو ایک Sanctity ہے وہ قائم رہے اور تمہیں یہ احساس رہے کہ مَیں نے سوسائٹی میں لڑکوں میں زیادہ Mixup نہیں ہونا اور اپنے درمیان اور لڑکوں کے درمیان ایک Barrier رکھنا ہے۔

یونیورسٹی میں لڑکے اور لڑکیاں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اس میں بعض دفعہ Interaction ہو جاتا ہے، لیکن اس میں صرف جہاں تک تمہاری پڑھائی کا تعلق ہے کوئی بات سمجھنی ہے، کرنی ہے صرف اس حد تک ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ کوئی Free Relationship قائم نہیں ہونا چاہئے۔ دوستی نہیں ہونی چاہئے۔ لڑکیاں دوستی صرف لڑکیوں کے ساتھ کریں۔

حضور انور نے پردہ کے احکامات کے حوالہ سے فرمایا کہ پردہ کے جو احکامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارہ میں جو ارشادات ہیں۔ اس کی Background ہے۔ پرانے زمانے میں جب پردہ اتنا زیادہ نہیں تھا تو اس وقت ایک مسلمان عورت کسی یہودی کی دکان پر کام کروانے گئی۔ اس وقت باقاعدہ ایسے لباس نہیں ہوتے تھے کہ Undergarments بھی پہنے ہوں۔ اس یہودی نے شرارت سے اس کا کپڑا باندھ دیا تو جب وہ کھڑی ہوئی تو وہ کپڑا اتر گیا۔ اس کے بعد وہاں لڑائی شروع ہوگئی۔ بلکہ قتل بھی ہوگیا۔ تو پھر پردے کے بارہ میں حکم ہوا کہ مسلمان عورت اپنی Sanctity اور Chastity کی حفاظت کرے پس سب سے بہتر یہ ہے کہ تمہارے اور دوسرے لڑکوں کے درمیان ایک فاصلہ ہونا چاہئے۔

دوسرے قرآن کریم میں جہاں حکم آیا ہے کہ پردہ کرو وہاں پہلے مردوں کو حکم ہے کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھو اور عورتوں کو گھور گھور کر نہ دیکھا کرو اس کے بعد عورتوں کو حکم آیا کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھو اور نہ دیکھو لیکن مردوں کا پھر بھی اعتبار نہیں اس لئے اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اگر تم مجھے یہ گارنٹی دلوا دو کہ مرد جو ہیں ان کے دماغ اور ذہن بالکل پاک ہو گئے ہیں تو میں کہوں گا کہ اتنی سختی پردے میں نہ کرو لیکن نہیں ہوا گو ہر مرد ایسا نہیں ہوتا لیکن بہت سے لوگ اس طرح کے ہوتے ہیں کہ جب سوسائٹی میں Majority یا ایک خاص تعداد ایسی ہو جس سے نقص پیدا ہوتے ہوں تو بہتر ہے کہ اس سے بچنے کے سامان کئے جائیں تو اس لئے پردہ ہونا ضروری ہے تاکہ آزادانہ تعلقات قائم نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ہر مذہب میں پردے کا کہا گیا ہے۔ پرانے زمانے میں عیسائیوں میں جو اچھے خاندان تھے ان میں پردے ہوتے تھے۔ ان کے پرانے لباس دیکھ لو، لمبی Maxi ہوتی تھیں اور بازو کلائیوں تک ہوتے تھے اور سر کے اوپر سکارف ہوتا تھا۔ بائبل میں تو یہ ہے کہ کسی عورت کا سر نظر آجائے تو اس کے بال ہی کاٹ دو، منڈوا دو، اس طرح کی سختیاں ہیں جبکہ (دین حق) نے تو اس طرح کی سختیاں نہیں کیں لیکن (دین حق) نے عورت کی حیاء کو بہر حال قائم رکھا ہوا ہے اور حیاء کا تصور ہر جگہ ہے اور ہر قوم میں ہے۔

قرآن کریم میں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ قصہ پڑھتی ہو کہ جب مدین میں دو لڑکیاں اپنے جانوروں کو پانی پلانا چاہتی تھیں۔ وہاں مرد پانی پلا رہے تھے تو وہ پیچھے ہٹ گئیں۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ Direct Interaction مردوں کے ساتھ ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا قصہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس طرح ہے، انہوں نے ساری بات بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلایا۔ اس کے بعد قرآن کریم یہ ذکر کرتا ہے کہ جب وہ چلی گئیں تو پھر ان میں سے ایک واپس آئی اور بڑی حیاء سے اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی آئی، کھلی Open ہو کے نہیں آ گئی تھی کہ میرا باپ تمہیں بلاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ سارا قصہ لکھا ہوا ہے تم اسے پڑھو۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ جب گئے تو باپ بھی بڑا ہوشیار تھا۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ میری جوان بچیاں بھی گھر میں ہیں تو میں ایک لڑکا گھر میں رکھ لوں کیونکہ یہاں پھر عورت کی Sanctity کا سوال آجاتا ہے۔ اس لئے اس نے کہا کہ تمہیں گھر میں رکھ تو لیتا ہوں اور تمہارے پاس گھر میں رہنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے تم میری دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی سے شادی کر و تا کہ تمہارے رہنے کا کوئی جواز بن جائے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ پردے میں عورت کی حفاظت کی گئی ہے اور اس کے لئے مرد کو بھی روکا گیا ہے لیکن پھر بھی مرد کی بے اعتباری کی وجہ سے عورت کو کہا گیا ہے کہ تم اپنے آپ کو زیادہ سنبھالو۔

۞......واقفات نو جو یونیورسٹی یا کالج سے گریجویٹ کر رہی ہیں، ابھی 23 یا 24 سال کی ہیں ان کیلئے کوئی ہدایت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہدایات تو میں اتنی دے چکا ہوں کہ تم ان کو پڑھ لو تو ٹھیک ہے۔ ہدایات یہ ہیں کہ اگر Graduate ہو چکی ہو اور ہوشیار ہو اور آگے پڑھائی Afford کر سکتی ہو اور مضمون بھی ایسا ہے کہ ریسرچ میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور مضمون ہے اور شادی بھی نہیں ہو رہی، رشتہ بھی اچھا نہیں آیا تو پڑھ لو اور اگر Bachelors کرنے کے بعد یا Masters کرنے کے بعد تو پھر پڑھائی کے نام پر نہ بیٹھی رہو بلکہ شادی کروالو۔ دعا کر کے فیصلے کرو۔ اللہ تعالیٰ نے، (دین حق) نے یہ لڑکی کو اختیار دیا ہے کہ شادی کا فیصلہ خود کرے اور دعا کر کے فیصلہ کرے۔ ماں باپ Impose نہ کریں۔

۞......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کافی ملکوں کے وزرائے اعظم اور صدران مملکت کو خط لکھے تھے تو کیا ان میں سے کسی نے جواب دیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو جواب آئے گا تو دیں گے۔ مجھے امریکہ میں وہاں فنکشن میں White House کا نمائندہ ملا تھا۔ اسی طرح یہاں کینیڈا کے وزیر اعظم کے ایک منسٹر بھی ملنے آئے تھے۔ وائٹ ہاؤس کے نمائندہ نے بتایا تھا کہ Obama صاحب نے اپنی ٹیم کو دیا ہوا ہے کہ اس کا جواب کس طرح دینا ہے کیونکہ یہ بڑا مشکل خط ہے میں نے کہا تھا کہ تم یہ Acknowledge ہی کر دو کہ ہمیں مل گیا ہے۔ یہ Courtesy تو دکھاؤ۔ ابھی تک تو اتنی Courtesy بھی Show نہیں کی تو یہ دونوں سوچ رہے ہیں کہ جواب دیں۔ دوسرے، تیسرے ہفتے پیغام مل جاتا ہے کہ ہم جواب دے رہے ہیں تو ابھی ان کا جواب تیار نہیں ہو رہا۔

......ایک طالبہ نے سوال کیا اگر شادی کے بعد لڑکی کی پڑھنے کی خواہش ہو تو کیا اس کی اجازت ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر شادی کے بعد پڑھنے کی خواہش ہے تو جس سے شادی کر رہی ہیں اس کو پہلے بتا دیں کہ میں نے پڑھنا ہے اس شرط پر شادی کرنے کو تیار ہے تو ٹھیک ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ ایک اچھے رشتے کو ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ تعلیم کے اخراجات یہاں بہت زیادہ ہیں۔ اس میں یہ شرط نہ لگائیں کہ تم نے میرا تعلیم کا خرچ بھی برداشت کرنا ہے۔ پڑھائی کا خرچ خود برداشت کرو۔ یہ نہیں کہ والدین کہہ دیں کہ اچھا چلو اس لڑکی کی شادی کرواؤ اور خرچ اگلے پر ڈال دو۔ یہ درست نہیں۔ اگلے کے ذمہ خرچ نہ ڈالو۔ باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ پڑھ سکتی ہو تو ٹھیک ہے۔ اگر شادی سے قبل کوئی شرط نہیں بھی رکھی تو بعد میں بھی باہمی افہام و تفہیم سے پڑھ سکتی ہو۔

بہت سارے پروفیشن ایسے ہیں جیسے میڈیسن، ریسرچ اور ٹیچنگ وغیرہ جس سے دوسروں کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ صرف اپنا فائدہ نہیں دیکھنا۔ دوسروں کا بھی فائدہ دیکھنا ہے۔ اس صورت میں اگر خاوند کو اپنی مزید تعلیم کے حصول کے لئے منالو تو ٹھیک ہے۔

میں نے بہت ساری بچیاں دیکھی ہیں جو ڈاکٹر بنی ہیں۔ انہوں نے میڈیسن کی ہے اور پھر مزید پڑھائی کی اور ریسرچ میں گئی ہیں۔ ان کے تین چار بچے ہو گئے اور وہ اس عمر کو پہنچ گئے کہ اپنے آپ کو سنبھال سکیں یا نانی دادی ان کو سنبھال رہی ہیں، آٹھ دس سال کے ہیں یعنی اس عمر کے ہیں کہ انہیں ماں کی Personal Attendance کی ضرورت نہیں رہتی تو پھر انہوں نے بعد میں باقی پڑھائی کی ہے۔ اگر شوق ہو تو کسی بھی عمر میں پڑھائی ہو سکتی ہے۔ لیکن کسی اچھے رشتے کو ضائع نہ کرو کہ میں نے پڑھنا ہے اور کسی کو دھوکہ دے کر شادی نہ کرو کہ اب تم میرا خرچہ برداشت کرو گے۔

طالبہ نے بتایا میری شادی ہو گئی ہے، بیٹا بھی ہے۔ خاوند بھی میرے مزید پڑھنے پر راضی ہے اور مَیں کمپیوٹر

سائنس پڑھنا چاہتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ صرف پیسے کمانے والی چیز ہے۔ Computer Science میں کوئی ضرورت نہیں کہ ضرور پڑھا جائے۔ ہاں اگر Medicine ہوتی یا Research ہوتی یا کوئی اور چیز ہوتی تو پھر میں کہتا کہ ٹھیک ہے۔

۞......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے جرنلزم میں Graduation کیا ہے۔ جو لوگ جرنلزم یا میڈیا، خاص طور پر Broadcast کی طرف جارہے ہیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور کیا ہدایت فرمائیں گے؟

حضور انور نے فرمایا جرنلزم کیا ہے تو اچھی بات ہے، اب لوکل، نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر مختلف رسائل اور اخبارات میں آرٹیکل لکھو اور دین کو Defend کرو، دین کا دفاع کرو اپنا Talent بھی بڑھاؤ۔

حضور انور نے فرمایا یو کے میں، مَیں نے بہت سی لڑکیوں کو کہا کہ لکھو، اپنے آرٹیکل اور مضامین اخباروں کو بھجواؤ۔ تو پردے پر بہت سی لڑکیوں نے لکھا، حجاب کیوں ضروری ہے، ہم کیوں لیتی ہیں، بڑے اچھے آرٹیکل لکھے ہیں اور پردہ پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کروا دیئے ہیں۔ اگر تم بھی ایسے آرٹیکل اپنے Personal Experience سے لکھو تو یہاں بھی اعتراض کرنے والوں کا منہ بند ہو جائے گا۔

وہاں یوکے میں ایک برٹش عورت نے ایک آرٹیکل لکھا تھا اور اس نے یہی کہا تھا کہ ہمارے مرد جو عورتوں کی آزادی کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دراصل ہماری آزادی کی بات کم کرتے ہیں انہیں اس میں اپنی Lust زیادہ نظر آرہی ہے اور ہماری آزادی کم نظر آرہی ہے۔ تو یہ سوچیں اب ان لوگوں میں بھی پیدا ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ تو اس طرح ان کی ہی دلیل لے کر اپنے دلائل کو مضبوط بناؤ۔ اس کے بعد ایک تو ان کو جواب مل جائیں گے اور دوسرا ایسی لڑکیوں کا بھی فائدہ ہو جائے گا جو اپنے ساتھی Students کا منہ بند کروا سکتی ہیں۔

۞......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا عورتیں Mix Audience میں اپنی ریسرچ پیش کرسکتی ہیں، اگر وہ صحیح پردہ میں ہیں۔ لیکن زیادہ تر عہدیدار کہتے ہیں کہ ہم نہیں کرسکتیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو آپ نے باقاعدہ ریسرچ کی ہے۔ مثلاً میڈیسن یا دوسری سائنس میں کوئی ریسرچ کی ہے اور یونیورسٹی کے سیمینار میں اپنی Presentation دینی ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ یونیورسٹی میں آپ کے اپنے سیمینار بھی تو ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مضمون کے حوالہ سے بھی تو وہاں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ آپ کے Course Work ہوتے ہیں وہ ابھی آپ مختلف لیول پر اپنے ان سیمینارز اور پروگراموں میں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنی کسی ریسرچ پر Presentation دینے میں حرج نہیں ہے۔"

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 05 اکتوبر 2012ء تا 11 اکتوبر 2012ء)

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا

(مکرم ثاقب زیروی صاحب مرحوم)

سُنی ہم نے جس دم نوائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فِدائے خلافت
ہمیں خُلد ربوہ کی پنہائیوں میں
نظر آ رہی ہے ردائے خلافت
زمانے کی رفتار یہ کہہ رہی ہے
بقا عدل کی ہے بقائے خلافت
کسی کے لبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لبوں پر ثنائے خلافت
رہے حشر تک وہ ثنا خوان اس کا
جسے اپنا جلوہ دکھائے خلافت
بصیرت جسے دے وہ ربِّ دو عالم
وہی باندھتا ہے ہوائے خلافت
اندھیرے گھروں میں اُجالے ہوئے ہیں
گئی ہے کہاں تک ضیائے خلافت
خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت
جسے روح تسلیم کرتی ہے ثاقبؔ
وہی آج ہے رہنمائے خلافت

شذرات

اپنے ملک میں ہم اقلیتوں سے کیا سلوک کر رہے ہیں؟

تضادات در تضادات

جناب یاسر پیرزادہ روزنامہ جنگ 2/دسمبر 2012ء میں اپنے کالم میں رقمطراز ہیں:

بعض اوقات مجھے یوں لگتا ہے کہ روئے زمین پر ہم سے زیادہ عجیب وغریب قوم اور کوئی نہیں، اس کی وجہ غالباً وہ تضادات ہیں جو بحیثیت قوم ہم میں پائے جاتے ہیں۔ یہ تضادات اس قدر دلچسپ ہیں کہ ان پر باقاعدہ ریسرچ کی جا سکتی ہے اور اسی نیت کے ساتھ میں آج اس ریسرچ کی آؤٹ لائن یہاں بیان کر رہا ہوں تا کہ جو صاحب یا صاحبہ یہ بیڑا اٹھانا چاہیں، انہیں کوئی پریشانی نہ ہو:

1۔ٹیکس چوّنی، سہولتیں امریکہ والی: پاکستان کے 18 کروڑ عوام سال بھر میں زور زبردستی یا رضا کارانہ طور پر جتنا ٹیکس بھرتے ہیں، اس سے ملک کی داڑھ بھی گیلی نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے باوجود ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ حکومت سے اپنے لئے ان سہولتوں کی مانگ کرتے ہیں جو صرف امریکہ اور یورپ کے عوام کو ہی دستیاب ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے جن ممالک کے نظام حکومت کے ہم قصیدے پڑھتے ہیں اور کبھی نہ خوش ہونے والی ساس کی طرح ان ملکوں کی مثالیں سنا سنا کر حکمرانوں کو طعنے دیتے ہیں، وہاں کے عوام کی آدھی کمائی حکومت ٹیکسوں کی مد میں وصول کرتی ہے اور پھر جا کے انہیں وہ سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں یہاں ہم چوّنی کا ٹیکس دینے کو تیار نہیں جبکہ مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ حکومت ہماری سات پشتوں کا بھی وظیفہ لگا دے۔ اپنے ملک میں ہمیں وہ تمام حقوق چاہئیں جو جمہوری فلاحی ریاستوں میں ہوتے ہیں جیسے سوشل سیکیورٹی، بے روز گاری الاؤنس، فوری اور سستا انصاف وغیرہ وغیرہ لیکن اس کے بدلے میں قانون کی پاسداری ہم پر لازم نہیں۔

2۔سب سے پہلے فلسطین: پوری دنیا میں ہم نے اسلام کے جھنڈے گاڑنے ہیں، لال قلعہ فتح کرنا ہے، فلسطین کے مسلمانوں کے درد کا درماں کرنا ہے اور بھی بہت کچھ کرنا ہے مگر کسی محنت اور پلاننگ کے بغیر۔ دنیا کا اصول ہے کہ اگر کسی دشمن کو زیر کرنا ہو تو اس کے مقابلے میں زیادہ محنت کی جاتی ہے، جدید ذرائع سے استفادہ کیا جاتا ہے، ٹیکنالوجی کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے، نت نئی ترکیبیں لڑائی جاتی ہیں حیران کن منصوبہ بندی کی جاتی ہے، علم اور معلومات کے ذخیرے کام میں لائے جاتے ہیں، تب کہیں جا کر ان خواہشات کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ فقط جمعے کی نماز میں فلسطین

> ہمارا سنگ دلانہ تضاد یہ ہے کہ ہم اپنی ہی مارکیٹوں، بازاروں، مسجدوں، درباروں، عورتوں، بچوں اور جوانوں پر ہونے والے خودکش حملوں کے جواز تلاش کر کے گمراہی پھیلاتے ہیں اور ایک نئی دہشت گردی کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ بقول شخصے اس ملک میں سور کا گوشت حرام ہے لیکن انسان کا خون حلال!

بقول شخصے اس ملک میں سور کا گوشت حرام ہے لیکن انسان کا خون حلال!

کی آزادی کی دعا مانگنے سے کام نہیں چلتا۔ہم چونکہ پچھلی کئی دہائیوں سے ایسے ہی کام چلا رہے ہیں سو محنت کی کیا ضرورت!

3۔امریکہ قابل نفرت، ویزہ گلے کا ہار: پاکستانی، امریکہ کو اپنا دشمن ملک سمجھتے ہیں۔امریکہ کے کرتوت ہی ایسے ہیں کہ کروڑوں ڈالر کی بے معنی اشتہار بازی کے باوجود اس کا امیج بہتر نہیں ہو پاتا......لیکن تضاد یہ ہے کہ اسلام آباد کے سفارت خانوں میں ویزے کے حصول کے لئے سب سے طویل قطار امریکہ کے سفارت خانے کے باہر ہوتی ہے جہاں ذلت کے رقت آمیز مناظر بھی دیکھنے کو ملتے ہیں مگر کیا کریں! اس کافر ملک کا ویزہ تمام ڈرون حملوں اور ریمنڈ ڈیوسوں سے بڑھ کر پیارا ہے۔اور پھر ایک ویزے پر ہی کیا موقوف، اگر ہمیں اس کی شہریت حاصل کرنی ہو تو ہم وہ حلف بھی اٹھانے کو تیار ہیں جس کی رو سے ہمیں ڈرون آپریٹ کرنے کو کہا جائے تو بھی ہم انکار نہیں کر سکتے۔یہ تمام باتیں اپنی جگہ، پر امریکہ کا جو یار ہے، غدّار ہے غدّار ہے۔

4۔تبلیغ صرف ہمارا حق ہے: فرانس میں مسلمان خواتین کے حجاب لینے پر پابندی ہے، کتنی غلط بات ہے! سوئٹزرلینڈ میں مسجد کے مینار تعمیر کرنے کی اجازت نہیں، کتنی بری بات ہے! برما میں مسلمان قتل ہو رہے ہیں، کیسا دوہرا معیار ہے بین الاقوامی میڈیا کا! لیکن کیا کوئی یہ بتائے گا کہ اپنے ملک میں ہم اقلیتوں سے کیا سلوک کر رہے ہیں؟ ہمیں پورے یورپ، امریکہ، افریقہ میں تبلیغ کی اجازت ہونی چاہئے اور ہے، ہمارے بھائی بہن گروپس کی شکل میں دور دراز ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے جاتے ہیں اور الحمد للہ لا تعداد غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کرتے ہیں لیکن کیا ہم یہی **سہولت کسی غیر مسلم کو اپنے ملک میں دینے کے لئے تیار ہیں؟ تبلیغ تو دور کی بات، ان کی تو عبادت گاہیں محفوظ نہیں۔(اور بائی دی وے اپنی بھی محفوظ نہیں) کینیڈا جیسے ملک میں جمعے کی نماز کے دوران نمازیوں کی تعداد بڑھنے کی صورت میں انتظامیہ خصوصی طور پر مسلمانوں کو مسجد سے باہر جگہ کی سہولت فراہم کرتی ہے اور اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ اس میں کوئی رخنہ اندازی نہ ہو۔کیا یہاں کوئی اقلیت ایسا کرنے کی جرات کر سکتی ہے؟** ہمیں فرانس پر سخت اعتراض ہے کہ اس نے مسلمان خواتین کے حجاب پر پابندی لگائی مگر جب یہاں میراتھن ہوئی تو اسلامی جماعتوں نے شور مچایا کہ غیر ملکی عورتیں نیکر پہن کر نہیں دوڑ سکتیں فرانس کی ثقافت اور سیکولرازم کی پابندی ہم پر لازم نہیں البتہ یہاں کوئی فرانسیسی عورت اپنی مرضی کا لباس پہن کر آ جائے ایہہ نئیں ہو سکدا!

5۔کوئی مسلمان ایسا نہیں کر سکتا: جب بھی ملک میں دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے ہم ایک گھسا پٹا بیان جاری کر کے شتر مرغ کی طرح اپنی گردن ریت میں دبا لیتے ہیں کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔اس دوغلی پالیسی کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ مسلمان دہشت گردی نہیں کر سکتا، درحقیقت یہ کام کسی کافر کا ہے۔چہ خوب حالانکہ کہا یہ جانا چاہئے کہ جو لوگ بھی یہ دہشت گردی کر رہے ہیں، وہ اس کے نتیجے میں دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔لیکن ہمارا سنگ دلانہ تضاد یہ ہے کہ ہم اپنی ہی مارکیٹوں، بازاروں، مسجدوں، درباروں، عورتوں، بچوں اور جوانوں پر ہونے والے خودکش حملوں کے جواز تلاش کر کے گمراہی پھیلاتے ہیں اور ایک نئی دہشت گردی کی راہ ہموار کرتے ہیں۔بقول شخصے اس ملک میں سور کا گوشت حرام ہے لیکن انسان کا خون حلال!

6۔اخلاقیات صرف بہنوں کیلئے: تم نے سر پر دوپٹہ کیوں نہیں لیا؟ تم نے فلاں لڑکے سے بات کیوں کی؟ تمہیں کو ایجوکیشن میں پڑھنے کا شوق کیوں ہے؟ تم بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلا کرو۔یہ وہ اخلاقی درس ہے جو جوانان پاکستان

اپنی بہنوں کو روز اوّل سے دیتے ہیں لیکن جب یہی جوان دوسروں کی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ کالجوں میں پڑھتے ہیں، بسوں میں سفر کرتے ہیں، بازاروں گھومتے ہیں تو ان کی نظریں قابل دست اندازی جرم کی مرتکب ہوتی ہیں۔اپنی بہن کے ساتھ کوئی چائے پیتا پکڑا جائے تو غیرت کے نام پر قتل، دوسرے کی ہمشیرہ کے ساتھ ڈیٹ جائز!

7۔تم ایجاد کرو، ہم عیش کریں: ہمیں کافروں کی ایجادات استعمال کرنے میں کوئی تامل نہیں۔انٹرنیٹ، وائی فائی، تھری ڈی، آئی پیڈ، ایل سی ڈی، سمارٹ فون سب ہمارے لئے جائز ہیں۔لیکن جس سائنسی اور تخلیقی عمل کے نتیجے میں یہ ایجادات سامنے آتی ہیں، اس عمل سے گذرنے کیلئے ہم تیار نہیں اور بعض حالتوں میں تو ہم اس عمل کو ہی سرے سے ناجائز سمجھتے ہیں۔سائنسی ایجادات کا انقلاب دراصل سائنسی سوچ اور طریقہ کار اپنانے کا انقلاب تھا جس کے تحت مغرب نے ہر چیز کو رد کر دیا جو حواس یا عقل سے ثابت نہیں ہوتی تھی ہم اس طریقہ کار پر تو یقین نہیں کرتے کیونکہ وہ ہماری روایتی سوچ سے متصادم ہے مگر سمارٹ فون کا نیا ماڈل لینے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔عجیب لوگ ہیں ہم!

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور 2 دسمبر 2012ء)

تعزیت بروفات محترم مولانا نصراللہ خاں ناصر صاحب

محترم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی وفات پر مجلس انصار اللہ پاکستان دلی اظہار تعزیت کرتی ہے۔آپ 23 ستمبر 2012ء کو 72 سال کی عمر میں لنڈن میں انتقال کر گئے تھے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

1966ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد پاکستان میں مختلف مقامات پر خدمات کی توفیق اور پھر مرکز میں بھی خدمات بجالاتے رہے۔اسی دوران آپ نے ایم اے اور مولوی فاضل کیا۔آپ گزشتہ سال اپنے بچوں کے پاس لنڈن چلے گئے۔آپ کو اللہ کے فضل سے علمی خدمات کی توفیق ملی۔ماہنامہ انصاراللہ کے 11 سال ایڈیٹر رہے اور اس دوران بعض خصوصی نمبر بھی نکالے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 رفقاء کے حالات پر کتاب ''**اصحاب صدق وصفا**'' میں بھی کام کرنے کی سعادت ملی جو انصاراللہ نے شائع کیا۔

☆28 ستمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا ذکر خیر فرمایا اور آپ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔حضور انور نے فرمایا:

''آپ کا علمی ذوق کافی تھا جس کی وجہ سے آپ کو جامعہ کے رسالہ ''**مجلۃ الجامعۃ**'' کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔آپ کو مضامین لکھنے کا بھی خاص ملکہ حاصل تھا...... 1994ء سے 2004ء تک ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر رہے۔اس وجہ سے ان پر بہت سارے مقدمات بھی قائم ہوئے......اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمت دی اور جو مقدمات بنے ان میں ہمیشہ پیش ہوتے رہے......انتہائی دعا گو تھے۔نیک، سادہ، متوکل مزاج اور جیسا کہ میں نے کہا ہمت بلند تھی۔دھیمی طبیعت کے مالک تھے اور بڑے باوقار انسان تھے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19 اکتوبر 2012ء)

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے آمین۔

والسلام

خاکسار

ممبران عاملہ و کارکنان شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان

مذہبی رواداری

قسط اول

(مکرم عبدالرحمٰن صاحب، گوجرہ)

عصر حاضر میں شدت پسندی کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ مذہبی رواداری کا فقدان ہے۔ یہ ایک ایسا وصف ہے جس پر عمل پیرا ہونے والا نہ صرف دوسرے مذاہب کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے بلکہ اسکی اچھی باتوں کو قبول کرتا ہے۔ تاہم بدقسمتی سے آجکل مذہبی رواداری کے فقدان اور شدت پسندی کی وجہ سے مسلمان زیادہ بدنام ہیں حالانکہ قرآن کریم نے سب سے زیادہ مذہبی رواداری کے سنہری اصول دنیا کو سکھائے۔ قرآن کریم نے یہ درس دے کر کہ دنیا کی ہر قوم میں خدا نے اپنے رسول بھیجے، دنیا کے تمام مذاہب کا احترام دلوں میں قائم کروادیا۔ جیسا کہ فرمایا:

وَ اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡھَا نَذِیۡرٌ. (فاطر: 25)

کہ کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا (یعنی نبی) گزرا ہے۔

قرآنِ کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ سارے انبیاء کا ذکر قرآنِ مجید میں نہیں جیسا کہ بتایا:

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِکَ مِنۡھُمۡ مَنۡ قَصَصۡنَا عَلَیۡکَ وَ مِنۡھُمۡ مَنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَیۡکَ. (المومن:79)

کہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے۔ بعض ان میں سے ایسے تھے جن کا ذکر ہم نے تجھ سے کر دیا ہے اور بعض ان میں ایسے تھے جن کا ہم نے تجھ سے ذکر نہیں کیا۔

پھر فرقان حمید انبیاء کو رسالت کے اعتبار سے مساوی قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

''ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔'' (البقرۃ:286)

پھر مذہبی رواداری کا ایک اصول قرآن کریم نے یہ بیان کرتا ہے کہ کسی کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا بھلا نہ کہو۔

وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ (سورۃ الانعام: 109)

اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ اور پھر اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ

ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

پھر قرآن کریم دین اختیار کرنے کے معاملے میں کسی بھی قسم کے جبر کی اجازت نہیں دیتا فرمایا:

لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ (البقرۃ: 257)

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔

قرآن مذہبی معاملات میں نہ صرف جبر کی اجازت نہیں دیتا بلکہ دینی حکومت کا یہ فرض بھی قرار دیتا ہے کہ وہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کرے، فرمایا:

وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَھُمۡ بِبَعۡضٍ لَّھُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ. (الحج: 41)

یعنی اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی۔

مذہبی رواداری کے ان سب اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم حکمت اور احسن انداز سے دعوت الی اللہ کرنے کی بھی ترغیب دیتا ہے جیسا کہ فرمایا:

تو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ (النحل:126)

ہادیٔ کامل ﷺ اور مذہبی رواداری

ہمارے ہادیٔ کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے رواداری کے ان اصولوں پر سب سے زیادہ عمل کر کے دکھایا اور وہ عظیم الشان مثالیں دنیا میں قائم فرمائیں۔ اسلام میں سب سے پہلا معاہدہ جو ہجرت مدینہ کے بعد عمل میں آیا وہ مدینہ کی غیر مسلم آبادی کے ساتھ کیا گیا اور اس معاہدہ کی بنیادی شرط یہ تھی کہ یہود کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام۔ ذکر ھجرۃ الرسول ﷺ)

پھر جب خیبر کے یہودی اور نجران کے عیسائی اسلامی حکومت میں داخل ہوئے تو آپ نے ان کو بھی ان کے عقیدہ اور عمل دونوں میں کامل آزادی عطا فرمائی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب نجران کے عیسائی مدینہ میں آئے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں مسجد نبوی میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت بھی عطا فرمائی اور جب بعض صحابہ نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے ان صحابہ کو منع فرمادیا۔ چنانچہ ان عیسائیوں نے مشرق رو ہو کر مسجد نبوی میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کی رسوم ادا کیں۔

(السیرت الحلبیۃ، جزو الثالث، باب یذکر فیه ما یتعلق بالوفود التی وفدت علیه ﷺ)

دوسرے مذاہب کا احترام

ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی نے ایک مسلمان کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمام انسانوں پر فضیلت بیان کی تو مسلمان نے غصہ میں آکر اس یہودی کو تھپڑ مارا اور کہا کہ تم ہمارے نبی ﷺ پر موسیٰؑ کو فضیلت دیتے ہو۔ وہ یہودی رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اس مسلمان نے مجھے تھپڑ مار کر زیادتی کی ہے۔ نبی کریم ﷺ مسلمان پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ مجھے نبیوں کے مابین فضیلت نہ دیا کرو باوجود یکہ آپ ﷺ افضل الانبیاء تھے مگر قیامِ امن کی خاطر مخالف مذہب کے ماننے والے کے جذبات کا احترام فرمایا۔

(بخاری کتاب التفسیر باب لما جاء موسیٰ لمیقاتنا)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور مذہبی رواداری کا قیام

آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی میں ان اصولوں کا احیاء نو کیا۔ آپ جس خطہ میں تشریف لائے وہ اُس وقت مختلف مذاہب کا گڑھ تھا اور اکثر مذاہب آپس میں دست و گریبان تھے۔ ہر فرقہ دوسرے کو جھوٹا تصور کرتا تھا اور اس کے مذہبی پیشوا کو برا بھلا کہنا عین جائز سمجھتا تھا۔ ان حالات میں حضرت اقدسؑ نے مذہبی رواداری کے لیے قرآنی تعلیمات کے مطابق خدا تعالیٰ سے علم پا کر تمام مذاہب کے پیشوایان کی عزت و تکریم کو دنیا میں قائم فرمایا۔ اس میں بالخصوص وہ انبیاء بھی شامل ہیں جو غیر اسرائیلی ہیں جیسے اہل مشرق و ہند کے بعض انبیاء کرام۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصۂ دنیا پر محیط ہوگئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گذر گیا ہے ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا کی سنت ابتدا سے اسی طرح پر واقع ہے کہ وہ ایسے نبی کے مذہب کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا کی طرف سے نہیں آیا بلکہ دلیری سے اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے کبھی سر سبز ہونے نہیں دیتا۔ اور ایسا شخص جو کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے نہیں ہے۔ خدا اس بے باک کو

ہلاک کرتا ہے اور اس کا تمام کاروبار درہم برہم کیا جاتا ہے۔اور اس کی تمام جماعت متفرق کی جاتی ہے۔اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے۔کیونکہ اس نے خدا پر جھوٹ بولا۔اور دلیری سے خدا پر افترا کیا۔پس خدا اُس کو وہ عظمت نہیں دیتا جو راستبازوں کو دی جاتی ہے۔اور نہ وہ قبولیت اور استحکام بخشتا ہے جو صادق نبیوں کیلئے مقرر ہے۔اور اگر یہ سوال ہو کہ اگر یہی بات سچ ہے تو پھر دنیا میں ایسے مذہب کیوں پھیل گئے جن کی کتابوں میں انسانوں یا پتھروں یا فرشتوں یا سورج اور چاند اور ستاروں اور یا آگ اور پانی اور ہوا وغیرہ مخلوق کو خدا کر کے مانا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے مذہب یا تو ان لوگوں کی طرف سے ہیں جنہوں نے نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ الہام اور وحی کے مدعی ہوئے بلکہ اپنی فکر اور عقل کی غلطی سے مخلوق پرستی کی طرف جھک گئے۔اور یا بعض مذہب ایسے تھے کہ درحقیقت خدا کے کسی سچّے نبی کی طرف سے ان کی بنیاد تھی لیکن مرورِ زمانہ سے ان کی تعلیم لوگوں پر مشتبہ ہوگئی۔...... لیکن دراصل وہ نبی ایسا مذہب نہیں سکھاتے تھے۔سو ایسی صورت میں ان نبیوں کا قصور نہیں کیونکہ وہ صحیح اور پاک تعلیم لائے تھے۔'' (تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 256 تا 257)

امن بخش و صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اصول

چنانچہ آپؑ نے حضرت رام چندر، حضرت کرشن، حضرت بدھ، حضرت زرتشت اور حضرت کنفیوشس سب کو خدا تعالیٰ کے انبیاء قرار دیا۔آپ اپنی کتاب تحفہ قیصریہ میں اس اصول پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑھ قائم کر دی۔اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔''

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 259)

اصلاحات

آپ علیہ السلام نے دین حق اور دیگر مذاہب کے درمیان مذہبی رواداری کے قیام کیلئے دوسرا بڑا کام قتال اور مہدی و مسیح کے غلط تصور کی اصلاح کا کیا نیز دوسرے مذاہب کے درمیان صلح کی راہ ہموار کی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کیلئے تلوار مت اُٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں (دین حق) میں تلوار کا حکم ہوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کیلئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔افسوس کہ یہ عیب غلط کار......اب تک موجود ہے جس کی اصلاح کے لئے میں نے پچاس ہزار سے کچھ زیادہ اپنے رسالے اور مبسوط کتابیں اور اشتہارات اِس ملک اور غیر ملکوں میں شائع کئے ہیں اور امید رکھتا ہوں کہ جلد تر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس عیب سے (مومنوں) کا دامن پاک ہو جائے گا......۔

ہماری معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کوئی لڑائی نہیں کرے گا اور نہ تلوار اُٹھائے گا بلکہ وہ تمام باتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خُو اور خُلق پر ہوگا اور ان کے رنگ سے ایسا رنگین ہوگا کہ گویا ہُو بہو وہی ہوگا۔ یہ دوغلطیاں حال کے (مومنوں) میں ہیں جن کی وجہ سے اکثر اُن کے دُوسری قوموں سے بغض رکھتے ہیں مگر مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ ان غلطیوں کو دُور کر دوں۔''

(ستارہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد15 صفحہ120 تا121)

چونکہ ارض ہند مذاہب کا مجموعہ بنا ہوا تھا اور بالخصوص عیسائی، ہندو اور آریہ، اسلام، قرآن، اور بانیٔ اسلام پر بکثرت حملہ آور ہوتے تھے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں بار بار اس شدت پسندی سے منع فرمایا لیکن جب وہ باز نہ آئے تو مجبوراً انہیں ترکی بترکی جواب دینا پڑا، لیکن طبعاً حضور کو یہ طریق پسند نہیں تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''سو ہم نے ان لوگوں کے جواب میں جس قدر تلخی اور مرارت بعض مقامات میں استعمال کی ہے وہ کسی نفسانی جوش کی وجہ سے نہیں بلکہ ہم نے اُن کی شورہ پشتی کا تدارک اسی میں دیکھا کہ جواب تُرکی بتُرکی دیا جائے ہمیں اس طریق سے سخت نفرت ہے کہ کوئی تلخ اور ناگوار لفظ استعمال کیا جائے۔ مگر افسوس! کہ ہمارے مخالف انکار کے جوش میں آکر انجام کار گالیوں پر اُتر آتے ہیں۔''

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد23 صفحہ370)

سیدنا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔'' (اربعین، روحانی خزائن جلد17 صفحہ 344-343)

سیدنا حضرت مسیحِ موعودؑ فرماتے ہیں:

''ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلافِ مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے جس کو صحتِ روحانی حاصل نہیں۔ پس بیمار تو اور بھی قابلِ رحم ہے جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کیساتھ پیش آنا چاہئے۔ اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہئے۔ ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا'' (اخبار بدر قادیان 19 جولائی 1906ء، صفحہ 3)

جب مخالفین دین بالخصوص آریوں اور عیسائیوں نے بعض روایات اور غیر مستند کتب کا سہارا لے کر اعتراضات کی انتہا کر دی تو حضورؑ نے اس طریق کو ختم کرنے کیلئے حکومت ہند کو مومنوں کی طرف سے ایک درخواست بھجوائی جس میں مذہبی مباحثات کے لیے دو اصول پاس کرنے کی اپیل کی تا کہ دین حق اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر بیہودہ اعتراضات کا سلسلہ بند ہو سکے۔ وہ اصول یہ تھے۔

(1) ایسا اعتراض دوسرے پر نہ کیا جائے جو خود اپنی الہامی کتاب پر ہوتا ہو۔ (2) ہر مذہب یا فرقہ اپنی الہامی اور مستند کتب کی فہرست شائع کر دے اور فریق ثانی جو بھی اعتراض کرے ان شائع شدہ کتب سے باہر نہ ہو اور جو فریق اس قانون کی خلاف ورزی کرے تو اسے دفعہ 298 تعزیرات ہند کے تحت سزا دی جائے۔

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد10 ملخص از صفحہ 84 تا86)

(باقی صفحہ نمبر42 پر)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورسز

10رجون کوضلع ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام ضلعی عاملہ و زعماء مجالس حلقہ بہوڑو کی میٹنگ ہوئی کل 17 ممبران عاملہ ضلع اور 5 زعماء مجالس نے شرکت کی۔

10 رجون کو مجلس انصاراللہ ضلع ساہیوال کے نائب ناظمین شعبہ تربیت کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول نے شرکت کی اور نصائح کیں مکرم امیر صاحب ضلع ساہیوال نے بھی شریک ہوئے۔اس پروگرام کی کل حاضری 65 رہی۔

24 رجون کو حلقہ پولہ مہاراں اور حلقہ بدوملہی ضلع نارووال کا تربیتی ریفریشر کورس منعقد ہوا پروگرام کی کل حاضری 35 رہی۔

یکم جولائی کواحمدیہ ہال کراچی میں ضلع کراچی کی مقامی مجالس کی کمیٹیز اصلاح وارشاد کے ریفریشر کورس میں مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری 84 رہی۔

5راگست کومجلس بیت الناصر شیخوپورہ کے زیر اہتمام ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں 10 ممبران عاملہ شامل ہوئے۔

یکم جولائی کوضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام تین مقامات کریم نگر، جڑانوالہ، بیت الحمد پر ریفریشر کورسز منعقد ہوئے جن میں مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم مظفر احمد درانی صاحب، مکرم حافظ برہان محمد صاحب، مکرم جاوید احمد جاوید صاحب نے شرکت کی مجموعی طور پر حاضری 123 رہی۔

ماہ جولائی میں ضلع حافظ آباد نے مانگٹ اونچا اور سکھیکی میں ریفریشر کورس کروائے مجموعی حاضری 23 رہی۔

تربیتی اجتماع و اجلاسات

27 رمئی کو سرگودھا شہر کے زیر انتظام یوم خلافت اور شہدائے احمدیت کے حوالہ سے 2 پروگرامز منعقد ہوئے جن میں مرکزی نمائندہ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے شمولیت کی مجموعی طور پر دونوں پروگراموں کی کل حاضری 117 رہی۔

15رجون کو مجلس سرگودھا شہر کوعشرہ تربیت کے حوالہ سے اپنا پہلا اجلاس کرنے کی توفیق ملی جس میں کل 36 انصار نے شرکت کی۔

15رجون کو حلقہ شمالی ضلع سرگودھا کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مقابلہ کلائی پکڑنا اور مقابلہ گولہ پھینکنا کروائے گئے۔اس اجتماع میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر اور مکرم ناظم صاحب علاقہ نے شرکت کی۔اجتماع میں کل 6 مجالس کے 35 انصار شامل ہوئے۔

16رجون کوواہ کینٹ راولپنڈی کے زیر اہتمام مجلس صحبت صالحین کاانعقاد کیا گیا جس میں مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی اور نصائح کیں کل 130 احباب نے شرکت کی۔

20رجون کو دفتر انصاراللہ مقامی میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت مکرم زعیم اعلیٰ صاحب ربوہ نے کی۔جلسہ میں مکرم منیر احمد صدیقی صاحب، مکرم محمود احمد مبشر صاحب، مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب نے تقاریر کیں۔

24 رجون کو مجلس دارالنور فیصل آباد کو معلوماتی سیمینار بابت منشیات و مالی معاملات کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول، مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی اور فیصلہ جات شوریٰ پر روشنی ڈالی۔اس پروگرام میں کل 48 انصار نے شرکت کی۔

24رجون کو مجلس شالامار ٹاؤن لاہور کو ایک لیکچر برائے نشہ کا

اہتمام کرنے کی توفیق ملی جس میں 60 انصار نے شرکت کی۔
26 رجون کو حلقہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ کا اجتماع ہوا جس میں مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ اصلاح و ارشاد انصاراللہ نے بطور مرکزی نمائندہ شمولیت کی اس اجتماع میں علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اجتماع میں 50 انصار نے شرکت کی۔
26 رجون کو مجلس سرگودھا شہر کو عشرہ تربیت کے حوالہ سے اپنا دوسرا تربیتی سیمینار منعقد کرنے کا موقع ملا جس کی صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول نے کی نیز مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے شرکت کی اور نصائح کیں۔ کل حاضری 58 انصار رہی۔
29 رجون کو مجلس فضل عمر فیصل آباد کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا جس میں 30 انصار نے شرکت کی۔
29 جون کو حلقہ چک منگلا ضلع سرگودھا کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مقابلہ کلائی پکڑنا کروایا گیا۔ اس اجتماع میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر اور مکرم ناظم صاحب علاقہ نے شرکت کی۔ اجتماع میں کل 4 مجالس کے 60 انصار شامل ہوئے۔
4 رجولائی کو ضلع ساہیوال کو ایک سیمینار کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں مرکزی مہمان مکرم حافظ برہان محمد صاحب نے فیصلہ جات شوریٰ پر روشنی ڈالی کل 116 افراد شریک ہوئے۔
8 رجولائی کو ضلع کراچی کی ضلعی عاملہ و زعماء اعلیٰ کا اجلاس ہوا جس میں مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی اور نصائح کیں۔ حاضری 44 تھی۔
13 رجولائی کو نظامت ضلع میر پور آزاد کشمیر کو اپنا تیرھواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت فرمائی۔ اجتماع میں علمی مقابلہ جات کروائے گئے صدر محترم نے انعامات تقسیم کئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ کل حاضری 54 انصار رہی۔

6 رجولائی کو مجلس عاملہ ضلع حافظ آباد کا اجلاس ہوا جس میں مرکز سے مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 14 رہی۔
13 رجولائی کو مجلس انصاراللہ ننکانہ صاحب کا تربیتی اجلاس بمقام مجلس 33 دھاروالی میں منعقد ہوا۔ کل 40 انصار شامل ہوئے۔
24 رجون کو ضلع کراچی کے زیر اہتمام بیک وقت 4 مقامات پر ایک تربیتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں ''کامیاب تجارت کے اصول اور عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں دیانت اور عدل و انصاف'' اور ''تمبا کو نوشی اور نشہ آور اشیاء کے نقصانات طبی نقطہ نظر سے'' بیان کئے گئے۔ کل 145 حاضری رہی۔
15 رجولائی کو مجلس بیت الحمد راولپنڈی کے زیر اہتمام ایک پروگرام پکنک و اجلاس عاملہ کا انعقاد کیا گیا جس میں 15 اراکین نے شرکت کی۔
24 راگست کو ضلع بہاول نگر کے زیر اہتمام اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ اجلاس میں 18 عہدیداران اور 45 احباب نے شرکت کی۔
مجلس مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد کے ایک ناصر مکرم ملک سلیم احمد صاحب ابن مکرم محمد فیروز احمد صاحب نے بعمر 65 سال بہت محنت اور لگن سے 6 ماہ کی کوشش کے بعد قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

میڈیکل کیمپس و ایثار

ماہ مئی میں مجلس انصاراللہ ربوہ کے زیر انتظام 3173 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا جس پر 106250 روپے خرچ ہوئے نیز دوران ماہ 695 مستحقین کو مبلغ 2,63,540 کی مالی امداد بھی دی گئی اور 18 حلقہ جات نے 23 میڈیکل کیمپس مختلف مقامات پر لگائے جن میں 1645 مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات فراہم کی گئیں۔ اسی طرح ماہ جون میں 26 حلقہ جات نے 35 مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپ لگائے مجموعی طور پر ان کیمپس سے

2413 مریضوں نے استفادہ کیا۔ان میڈیکل کیمپس میں 40 ڈاکٹر صاحبان اور 18 ڈسپنسرز نے خدمات سرانجام دیں۔نیز میڈیکل کیمپ کے علاوہ4004 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

ماہ جون میں مجلس گلشن پارک کی طرف سے 2 ڈاکٹرز نے 2 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 161 مریضوں کا معائنہ کر کے ان کوادویات فراہم کی گئیں۔

8رجون کو مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیرانتظام ایک فری میڈیکل کیمپ چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا میں لگایا گیا جس میں49 مریضوں کا معائنہ کر کے ان کوادویات فراہم کی گئیں۔

ماہ جون میں مجلس دارالسلام لاہور کے زیرانتظام 3 فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں مجموعی طور پر86 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

8رجون کو مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیرانتظام ایک فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 103 مریضوں کو بعد معائنہ ادویات فراہم کی گئیں۔

8رجون کو دارالذکر فیصل آباد کو فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں 47 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

15رجون کو مجلس دارالحمد کو ایک فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں56 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

17رجون کو مجلس رچنا ٹاؤن لاہور کو ایک میڈیکل کیمپ کے اہتمام کی توفیق ملی۔اس کیمپ سے148 مریضوں نے استفادہ کیا۔

مجلس دارالسلام لاہور میں ایک فری ڈسپنسری میں اوسطاً 4 مریضوں کا روزانہ علاج کیا جاتا ہے۔ماہ جون میں اس ڈسپنسری سے تقریباً100 مریضوں نے استفادہ کیا۔

6جولائی کو ضلع حافظ آباد کے زیرانتظام ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں70 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ جولائی اور اگست میں مجلس انصاراللہ ربوہ کے زیرانتظام 32 حلقہ جات نے41 مقامات پرمیڈیکل کیمپس لگائے جن میں 49ڈاکٹرز 5 ڈسپنسرز نے خدمات سرانجام دیں۔مجموعی طور پر 5407 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ جولائی میں مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور کے زیرانتظام 4 میڈیکل کیمپس میں159 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

7رجولائی کو مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیراہتمام میڈیکل کیمپ میں98 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

20رجولائی کو مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیراہتمام حلقہ مظفر کالونی میں فری میڈیکل کیمپ میں65 مریضوں کوادویات فراہم کی گئیں

15رجولائی کو مجلس گلزار ہجری کراچی کے زیراہتمام ایک فری میڈیکل کیمپ میں24 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ جولائی میں مجلس شالامار ٹاؤن لاہور کے زیراہتمام فی پیکٹ 1200 روپے کا راشن72 غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

11راگست کو مجلس چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں40 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ راگست میں مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور کے زیراہتمام 3 ڈاکٹرز نے 4 میڈیکل کیمپس مختلف مقامات پر لگائے جن میں کل159 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

31رجولائی کو حلقہ دارالصدر غربی قمر ربوہ کی طرف سے ایک میڈیکل کیمپ بمقام''لولے شریف''میں107 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

17رجون کو علاقہ لاہور کی طرف سے ناظم صاحب ضلع قصور کی معاونت میں ایک میڈیکل کیمپ کھرپڑ ضلع قصور میں لگایا گیا جس میں100 غیرازجماعت مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔

ڈیرہ غازی خان وراجن پور میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے 22رستمبر تا 28رستمبر مختلف سیلاب زدہ بستیوں میں فری میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔جس میں 3700 مریضوں کو ادوویات دی گئیں۔

وقار عمل

ماہ مئی 2012 میں مجلس انصاراللہ ربوہ کے زیراہتمام ربوہ کے مختلف حلقہ جات میں107 اجتماعی وقارعمل کیئے گئے جن میں

مجموعی طور پر 1826 انصار نے شمولیت کی۔

8رجون کو ضلع ساہیوال کے زیراہتمام **مجلس 6-11L** میں وقارعمل کیا گیا جس میں 112 فٹ لمبی سولنگ بنائی گئی۔7 مجالس کے 32 انصار نے شرکت کی۔اسی طرح **17رجون کو زعامت علیاء** ساہیوال شہر نے وقارعمل میں احمدیہ قبرستان کی صفائی کی۔17 انصار نے شمولیت اختیار کی۔

17رجون کو مجلس بیت التوحید نے ایک وقارعمل کا اہتمام کیا جس میں 25 انصار شامل ہوئے۔

17رجون کو مجلس دارالنور فیصل آباد نے کمپنی باغ میں ایک وقار عمل منعقد کیا جس میں 26 انصار شامل ہوئے۔

17رجون کو مجلس گلشن جامی کو وقارعمل کی توفیق ملی کل 35 انصار شامل ہوئے۔

17رجون کو مجلس شمالی چھاؤنی کو وقارعمل منعقد کرنے کی توفیق ملی 17 انصار نے شمولیت کی۔

17رجون مجلس گلشن پارک کے نے وقارعمل کیا گیا۔کل 102 انصار شامل ہوئے۔

17رجون کو مجلس رچنا ٹاؤن لاہور کو ایک وقارعمل کے اہتمام کی توفیق ملی کل 22 انصار نے شمولیت کی۔

24رجون کو مجلس وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ نے ایک وقارعمل کا اہتمام کیا جس میں 10 انصار نے شمولیت کی۔

یکم جولائی کو مجلس صادقپور ضلع عمرکوٹ میں ایک مثالی وقارعمل کیا گیا جس میں 10 انصار نے اپنے ٹریکٹروں کے ذریعہ ایک کلو میٹر تک راستہ بنایا اس وقارعمل میں 7 مجالس کے 10 انصار نے شرکت کی۔

3رجولائی کو مجلس کھاریاں میں زیرتعمیر بیت الحمد میں وقارعمل ہوا جس میں 46 انصار نے شرکت کی۔

15رجولائی کو زعامت علیاء میرپور خاص کے زیراہتمام ایک وقارعمل کا انتظام کیا گیا جس میں 27 انصار شامل ہوئے۔

ضلع شیخوپورہ میں وقارعمل کیا گیا۔20 انصار شامل ہوئے۔

8رجولائی کو مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام گوکھووال قبرستان میں وقارعمل ہوا جس میں 9 انصار شامل ہوئے۔

20رجولائی کو مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد کے زیر اہتمام وقارعمل ہوا 31 انصار شامل ہوئے۔

8رجولائی کو مجلس کورنگی کالونی کراچی کے زیراہتمام بیت الذکر کا وقارعمل کیا گیا جس میں کل 19 انصار شامل ہوئے۔

26راگست کو ضلع کراچی کے زیرانتظام وقارعمل میں مجلس ماڈل کالونی کے 28 انصار شامل ہوئے۔

ماہ جولائی میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیراہتمام مختلف حلقہ جات نے 56 اجتماعی وقارعمل کئے جن میں مجموعی طور پر 723 انصار شامل ہوئے ان وقارعمل میں گلیوں، بازاروں، نالیوں، راستوں اور بیوت الذکر کی صفائی کی گئی۔

ذہانت و صحت جسمانی

27رمئی کو مجلس شمالی چھاؤنی لاہور کو سائیکل سفر کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں کل 9 انصار نے 2 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔

3رجون کو ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام ایک پکنک میں ضلعی عاملہ کی ماہانہ میٹنگ کی گئی اور شعبہ تربیت کے حوالہ سے اجلاس بھی کیا گیا ایک طبی لیکچر بھی دیا گیا نیز مقابلہ کلائی پکڑنا کروایا گیا اور آخر پر تربیتی کمیٹی ضلع کا اجلاس ہوا۔کل 28 انصار شامل ہوئے۔

3راور17رجون کو مجلس ماڈل کالونی نے ایک سائیکل سفر میں مجموعی طور پر 22 انصار نے 11 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔

17رجون کو مجلس دارالنور کے زیراہتمام ایک پکنک منائی گئی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں سائیکل ریس، تیز چلنا، کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات شامل تھے۔اس پروگرام میں مکرم ناظم صاحب ضلع و مکرم ناظم صاحب علاقہ فیصل آباد نے بھی شرکت کی۔مجموعی طور پر کل 26 انصار نے شمولیت کی۔

17رجون کو مجلس ڈرگ روڈ کو سائیکل سفر اور پکنک کے انعقاد کی توفیق ملی۔کل 8 سائیکل سوار سمیت 14 انصار نے شرکت کی۔

17رجون کو ضلع نارووال کے زیر اہتمام ایک پکنک پروگرام کا

انعقاد کیا گیا جس میں 22 انصار شامل ہوئے۔
17رجون کو مجلس گلشن جامی کراچی کو سائیکل سفر کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں 7 سائیکلسٹ نے 10 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔
17 جون کو مجلس دارالذکر فیصل آباد کے زیرانتظام بمقام گٹ والا میں پکنک وورزشی مقابلہ جات میں واک، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، طبی لیکچرز اور انصار کا وزن اور بلڈ پریشر چیک کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ کل 40 احباب نے شرکت کی۔
21رتا24رجون سرگودھا شہر نے شمالی علاقہ جات کی سیر کا پروگرام بنایا جس میں 7 انصار اور 6 اطفال شامل ہوئے۔
24رجون کو مجلس شالا مار ٹاؤن لاہور کے زیراہتمام ایک اجتماعی سیر و پکنک میں رسہ کشی، گولہ پھینکنا، دوڑ 100 میٹر، اور پیدل چلنا کے مقابلہ جات کروائے گئے۔کل 60 انصار نے شرکت کی۔
8رجولائی کو مجلس کریم نگر فیصل آباد کے زیراہتمام ایک پکنک میں ممبران عاملہ، ممبران کمیٹی اصلاح وارشاد وتربیت اور سائقین نے شرکت کی جن کی کل تعداد 22 تھی۔
15رجولائی کو مجلس بدوملہی ضلع نارووال نے ایک پکنک کا اہتمام کیا جس میں 18 انصار نے شرکت کی۔
24رجولائی کو زعامت علیاء میرپورخاص کے زیرانتظام پکنک میں زعامت علیاء کے تینوں حلقہ جات سے 45 انصار نے شرکت کی۔
20رجولائی کو ضلع بہاول نگر کے زیرانتظام پکنک میں مکرم امیر صاحب ضلع کی عاملہ، ضلعی عاملہ ناظم ضلع اور زعماء مجالس نے شرکت کی۔
زعامت علیاء بیت الناصر کو ورزشی مقابلہ جات کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں 14 انصار شامل ہوئے۔
15رجولائی کو مجلس عاملہ بیت الحمد راولپنڈی کی ایک پکنک میں انسداد منشیات کے موضوع پر لیکچر کا اہتمام بھی کیا گیا۔کل حاضری انصار 15 رہی۔
20رجولائی کو مجلس فضل عمر فیصل آباد کے زیراہتمام اجتماعی سیر کا پروگرام بنایا گیا جس میں 12 انصار شامل ہوئے۔
8رجولائی کو مجلس کورنگی کالونی کراچی کے زیراہتمام سائیکل سفر کا اہتمام کیا گیا۔جس میں 11 انصار نے شمولیت کی۔
15رجولائی کو مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیراہتمام ورزشی مقابلہ جات ومقابلہ تلاوت کا انعقاد کروایا گیا۔16 انصار شامل ہوئے۔
24رجولائی کو مجلس میرپورخاص شہر نے ایک پکنک پروگرام کا انعقاد کیا جس میں تینوں حلقہ جات نے شمولیت کی۔کل 46 انصار نے پکنک میں شمولیت کی۔
8رجولائی کو مجلس گلشن پارک لاہور کے زیراہتمام سائیکل سفر و مینگو پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں 37 انصار شامل ہوئے۔
8رجولائی کو مجلس شالا مار ٹاؤن لاہور نے پکنک کا اہتمام کیا گیا جس میں 20 انصار شامل ہوئے جس میں طبی لیکچر بھی دیا گیا۔
8رجولائی کو مجلس شالا مار ٹاؤن کے زیراہتمام کلوجمیعاً کروایا گیا جس میں 20 انصار شامل ہوئے ۔
8رجولائی کو مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے سائیکل سفر کا اہتمام کیا جس میں 20 انصار نے شمولیت کی جس میں سائیکل ریس، دوڑ، مقابلہ کلائی پکڑنا بھی کروائے گئے۔
26رجولائی کو ضلع کراچی کے زیراہتمام ایک سائیکل سفر میں مجلس ماڈل کالونی کے 11 انصار نے شمولیت کی۔

(بقیہ از صفحہ 37)

اس قانون کے متعلق آپ نے فرمایا:
''اس قانون کے پاس کرنے میں کسی خاص قوم کی رعایت نہیں بلکہ ہر یک قوم پر اس کا اثر مساوی ہے اور اس قانون کے پاس کرنے میں بے شمار برکتیں ہیں جن سے عامہ خلائق کے لئے امن اور عافیت کی راہیں کھلتی ہیں اور صدہا بیہودہ نزاعوں اور جھگڑوں کی صف لپیٹی جاتی ہے اور اخیر نتیجہ صلح کاری اور ان شراتوں کا دور ہو جانا ہے جو فتنوں اور بغاوتوں کی جڑھ ہوتے ہیں۔''
(آریہ دھرم۔روحانی خزائن جلد10 صفحہ 85 تا86)
(باقی آئندہ)

تبرکات

(جنوری 1948ء : ایمسٹرڈیم میں)

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب

Editor:
Ahmad Tahir Mirza
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

Monthly
Ansarullah
C. Nagar
Regd #: FR - 8
ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Fatah 1391, December 2012

وہ تم کو حسینؑ بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں

مکرم سعد فاروق صاحب آف کراچی
جنہیں 19/اکتوبر 2012ء کوراہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا

مکرم ریاض بسرا صاحب آف گھٹیالیاں
جنہیں 18 اکتوبر 2012ء کوراہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا

مکرم راجہ عبدالحمید خان صاحب آف کراچی
جنہیں 23/اکتوبر 2012ء کوراہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا

مکرم بشیر احمد صاحب آف بلدیہ ٹاؤن کراچی
جنہیں 23/اکتوبر 2012ء کوراہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا